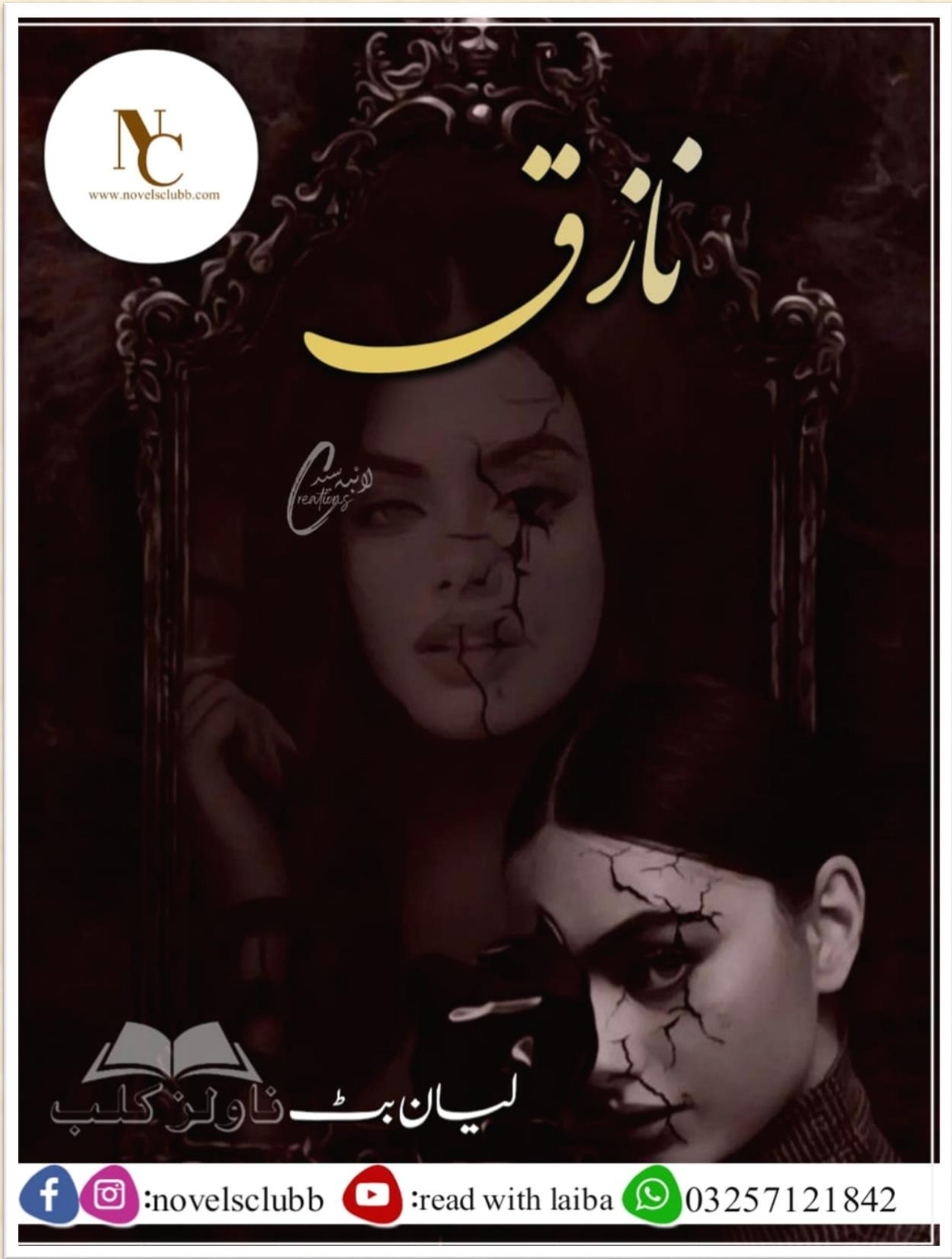

www.novelsclubb.com
نازق
لیان بٹ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

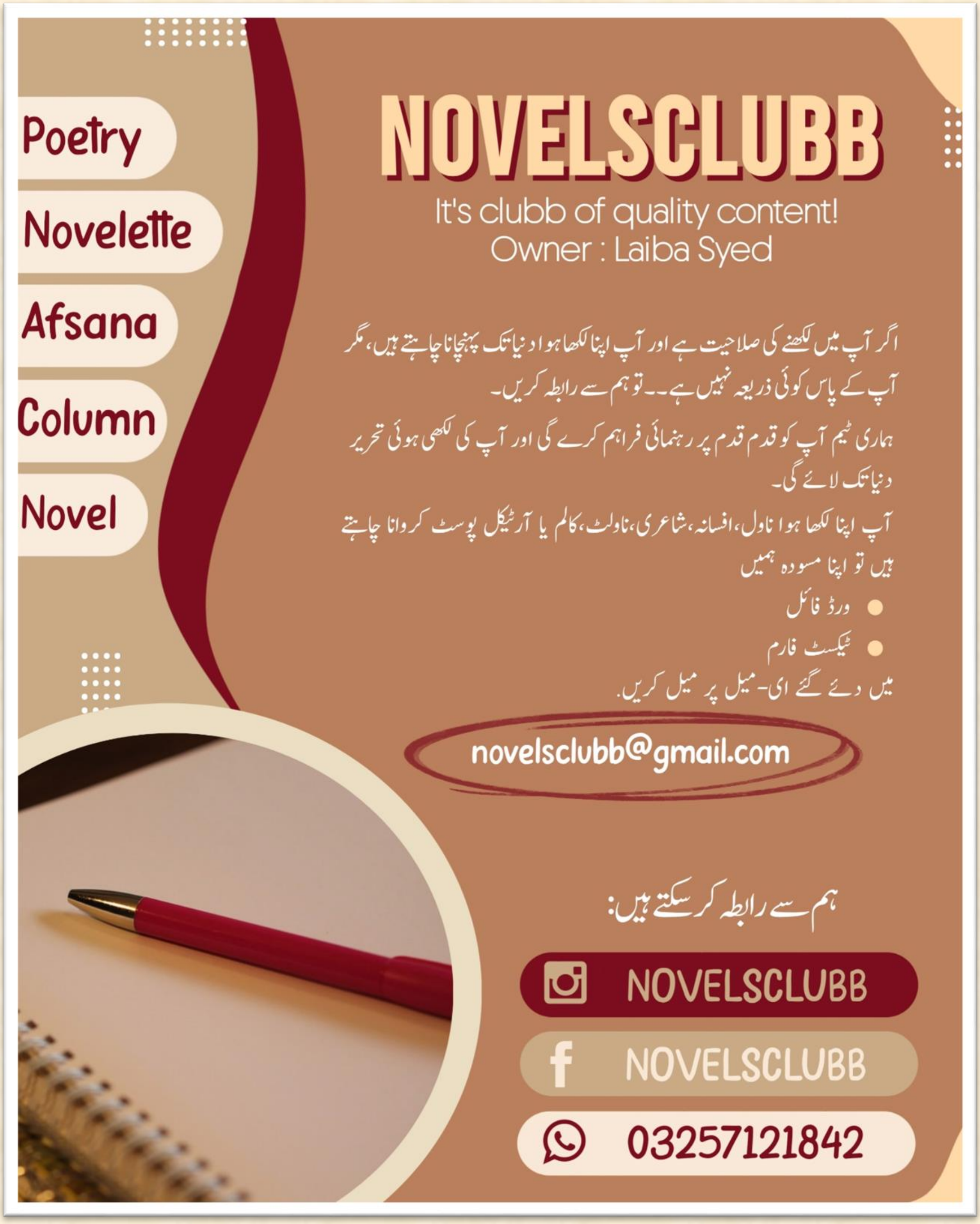
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نازق

از قلم

لیان بٹ

Clubb of Quality Content!

نازق

قسط نمبر1:

احمد اراز

صرف اتنا کہنا کافی نہیں ہوتا کہ میں تمہارا بھائی ہوں یہ بھی بتاؤ ہابیل ہو یا قابیل ہو

رات لمحہ لمحہ گہری ہوتی جارہی تھی، قریبا دو بجے کا وقت تھا۔ ہر طرف تاریکی ہی تاریکی تھی ایسی تاریکی جس میں روشنی کا نام و نشان تک نہ ہو۔ رات ہر طرف یکساں اتری تھی، اس محل پر بھی رات اتنی ہی گہری اتری تھی۔ کچن سے سرگوشیاں سنائی دے رہی تھیں، وہ جانتی تھی کہ یہ وقت چوروں کا ہے، مگر وہ ڈری نہیں بس ڈنڈا اٹھایا اور کچن کی جانب کو رخ کیا آج ان چوروں کو وہ نہیں چھوڑیں گیں، انھوں نے سوچ لیا تھا۔ کچن کے دروازے تک آ کر انھیں دو ہیولے دیکھے۔ ہیولوں کی پشت ان کی جانب تھی۔

کیا ہو رہا ہے یہاں"

آواز پر ہیولے مڑے، اُنہوں نے لائٹ چلانے کی زحمت نہیں کی تھی، چوروں کے پاس لائٹ تھی۔ انہوں نے چوروں کو دیکھنا چاہا مگر چوروں کے چہرے ڈھکے ہوئے تھے، کسی نقاب سے نہیں بلکہ آئس کریم سے۔ غصے کی ایک تیز لہر نے انہیں آگھیرا تھا

اج تم دونوں میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے

چھوٹا چور ڈر گیا، بھائی آج ہم گئے۔ چھوٹے چور نے دوسرے چور سے کہا۔ چور نے چھوٹے چور کو حوصلہ دیا، "ڈروں نہیں ابھی میں زندہ ہوں" وہ دروازے سے لمحہ لمحہ قریب اتی ماں کی طرف اشارہ کیے کہنے لگا ان پولیس والوں سے ہم نہیں ڈریں گے۔

بھائی لیکن ہم پکڑے گئے ہیں" چھوٹا چور ابھی بھی خوف زدہ تھا۔

نہیں یار ابھی نہیں پکڑے گئے صرف پولیس نے ہمیں دیکھا ہے، اگر جج کے انے سے پہلے ہم یہاں سے نکل جائیں تو یہ پولیس ہمارا کچھ نہیں کر سکتی۔ اس نے تسلی دی۔

فکر نہ کرو جج بھی ساتھ ہیں، اس لیے تم لوگ اب بھاگ نہیں سکتے۔ ان کے عقب سے ایک لمبا مرد نکل کر سامنے ایا، تو چوروں نے بھاگنے میں بھلا پایا لیکن پولیس اور جج نے انہیں پکڑ لیا تھا۔

صبح کی دھوپ اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہوئی تو اس کی انکھ کھلی۔ کچھ دیر بستر پر لیٹی رہی پھر بیٹھ گئی۔ ایک بے بسی بھری مسکراہٹ اس کے لبوں پر ائی، اج کتنے سال گزر گئے تھے نہ وقت وہ رہا تھا، نہ انسان، اور نہ ہی تعلقات۔ انسان زندگی کے ایک فیس سے گزرتا ہے، جہاں وہ ماضی کی حسین یادوں پر بے بسی سے مسکرا سکتا ہے، کیونکہ نہ وہ وقت کو پیچھے لے جا سکتا ہے، اور نہ کسی انسان کو واپس لا سکتا ہے۔ آج تاریخ کیا ہے، اس نے سوچا اور پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا فون اٹھا کر دیکھا۔

لبوں پر سے مسکراہٹ غائب ہوئی، خواب کا سحر ٹوٹا تھا۔ ہر چیز ویران ہو گئی فون کی سکرین، کمرہ، اور اس کا دل۔ ابھی تو وہ سب یہاں تھے، پر اب کچھ بھی تو نہیں تھا۔ نہ اب وہاں

کوئی جج تھا، نہ پولیس، اور نہ چور۔ اگر کوئی تھا تو بس وہ اس نے خیالوں کو ذہن سے جھٹکا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی کمرہ ویران رہے گیا۔

****

ایک لمبی میز کے اعتراف میں ازکان احمد اور قاسم احمد بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ صبح سب پر یکساں طلوع ہوئی تھی ناشتہ ابھی ایا تھا۔

ناولز کلب

بابا اج ازکی کی سالگرہ ہے مراد چاچو کی طرف جانے کا کیا خیال ہے۔

قاسم احمد اپنی پیالی سے چائے پیتے پیتے رکے، چونک کر اپنے بیٹے کو دیکھا۔ "تمہارے دماغ تو نہیں خراب" حسب معمول وہ غصہ کر گئے تھے۔ وہ اپنی بھتیجی کے لیے بہت حساس تھے۔

"صرف میرا ہی دماغ ٹھیک ہے یہاں بابا" وہ مسکرا کر بولا۔

"ازکان تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے" قاسم احمد نے سوالیہ ابرو اٹھائی۔ جواباً اس نے نفی میں سر ہلایا، مگر وہ جانتے تھے کہ ازکان وہاں کیوں جا رہا ہے۔

"ازکان کیا کہتی ہے وہ تمہیں" انہوں نے معصومیت سے سوال پوچھا۔

ازکان کا کانٹا چلاتا ہاتھ رکا، "نہ صرف مجھے بلکہ احمد صاحب کی ہر اولاد اور ان اولادوں کی اولادوں کو بھی اس نے تنگ کر رکھا ہے بابا" اس کے لہجے میں طنز تھا، اور میں اپ سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں اس نے جتاتے ہوئے کہا۔

"اگر اتنی ہی ناپسند ہے تو اس کے ساتھ کام کیوں کرتے ہو" قاسم احمد واقعی جاننا چاہتے تھے۔

جیسے اپ نہ جانتے ہوں

کیا کہنا چاہتے ہو،وہ خود بھی جان گئے تھے کے وجہ وہی ہیں، مگر اس کے منہ سے سننا چاہتے تھے۔ انہیں بھی اپنے بیٹے کو تنگ کرنے کا مزہ اتا تھا۔

نہیں بابا جو آپ چاہتے ہیں میں وہ نہیں کہوں گا۔ وہ بھی بیٹا تھا باپ کا دماغ پڑھ گیا تھا

"ٹھیک ہے بھائی جو کرنا ہے کرو ناشتے کی میز پر بیٹھے وہ دونوں باپ بیٹے کہیں جانے کے لیے تیار تھے۔ "لیکن ازکان وہ اتنی بری نہیں ہے" بھتیجی کا ذکر ان کا دل موم کا کر دیتا تھا۔ بس زبان کی تھوڑی تیز ہے،اس کو ایسے نہ کہا کرو۔

ازکان اپنے باپ کو دیکھنے لگا،یہ اس کا باپ تھا۔ "مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ وہ چاچو کی نہیں اپ کی بیٹی ہے"

وہ ہنس دیے "وہ ہم سب کی بیٹی ہے، ہمارے گھر کی پہلی بیٹی ہے، وہ ملکہ ہے" وہ بہت ارمان سے بہت محبت سے کہہ رہے تھے، اور یقین کریں وہ خود کو سمجھتی بھی ہے اس نے چھری سے اوملیٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ کانٹے کی مدد سے وہ کٹا ہوا اوملیٹ کا ٹکڑا منہ میں ڈالا۔ قاسم احمد نے پھر سے ہنسنے پر اتفاق کیا

ویسے آج تاریخ کیا ہے۔ 1 مئی ازکان نے کہا، قاسم احمد کی ہنسی غائب ہوئی ازکان قاسم احمد کچھ کہتے اس سے پہلے ازکان بول پڑا، اگر اپ مجھے روکنے لگے ہیں تو نہیں میں اپ کو بتا چکا ہوں کہ آج ازکی کی برتھڈے ہے۔
وہ پہلے اس بات پر غور نہیں کر سکے تھے، کہ وہ کس کی سالگرہ کا کہہ رہا ہے۔

"تم وہاں کیا کرنے جا رہے ہو ،وہ تو اوفس ہو گی نا" ازکان کی مسکراہٹ گہری ہوئی، نہیں اج وہ 9 کے بجائے 10 بجے ائے گی۔ قاسم احمد نے افسوس سے سر جھٹکا وہ نہیں روک سکتے تھے، قاسم احمد کی بات پوری سنے بغیر ازکان اٹھا اور نیبکین سے منہ تہپتپیا کر کرسی دھکیلتا

وہاں سے نکل گیا۔ قاسم احمد اسے جاتے دیکھتے رہے وہ جانتے تھے کہ ازکان کو وہ خود ڈیل کر سکتی ہے،اور ویسے بھی ازکان تلخ بات نہیں کرے گا ۔ قاسم احمد نے اپنی چائے کی پیالی اٹھائی اور چائے پینے لگے، کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں موندلیں وقت بہت جلدی گزر جاتا ہے اور بہت جلدی گزر گیا تھا وہ سوچتے رہے۔

پورچ میں آکر ازکان نے ڈرائیور کو بیکری جانے کا کہا،ڈرائیور جو پہلے سے اس کے انتظار میں تھا مودب سے سر اثبات میں ہلایا،اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔ سر کہاں جانا ہے، معلوم تو اسے بھی تھا کہ اج اس کا مالک دفتر دیر سے جائے گا۔ مگر ان مالکوں کا کیا بھروسہ کب کیا کرنے لگے۔ وہ ڈرائیور کو ہدایت دیتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ گاڑی اب بیکری کی جانب تھی بیکری سے کیک لے کر ڈرائیور نے ازکان کی جانب دیکھا،ازکان نے فون استعمال کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا "مراد چاچو کی طرح جانا ہے "ڈرائیور نے سر دوبارہ اثبات میں ہلایا اور گاڑی کو تیزی سے بھگایا۔

Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد گاڑی شہر کے ایک خاموش علاقے میں موجود مراد احمد کے محل نما بنگلے کا دروازہ عبور کر رہی تھی۔ شیشے کے اس پار کھڑی لڑکی کا ہاتھ ساتھ پڑی کرسی پر جا رکا۔ اپنے کمرے کی گلاس ونڈو سے وہ اس کو آتا دیکھ سکتی تھی۔ اندر ہی اندر ابلتا غصہ ضبط کیا، اور قرب سے انکھیں بند کی "کیا مسئلہ ہے اس انسان کا" اس نے سوچا۔ چند گہری سانسیں لیں، صرف چند سانیے لگے اور وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔ قدم اٹھاتی سنگار میز کے قریب ائی، بالوں کو پونی میں باندھا ہلکی جویلری میں وہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی۔ پوری استین کی وائٹ شٹ ، اور وائٹ ہی فلیپر پہنے، وہ میک اپ سے شفاف چہرے میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔ کوٹ کو ایک ہاتھ میں اٹھائے دوسرے ہاتھ میں بیگ پکڑے وہ اوفس کے لیے بالکل تیار تھی۔ چہرہ بہر حال سنجیدہ تھا کسی بھی تاثر سے خالی۔

راستے سے ازکان پھولوں کا گلدستہ لے چکا تھا۔ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ جو کہ اس کی شخصیت کی نمایا چیز تھی، وہ اندر داخل ہوا۔ ملازم نے خبر کر دی تھی، اس لیے ازکی سامنے سے آتی دکھائی دی۔ دونوں ایک دوسرے کی جانب بڑھ رہے تھے، جب وہ بیچ میں ائی۔

جہاں ازکان کی مسکراہٹ غائب ہوئی وہاں ازکی سمجھ گئی کہ اب اسے صرف چپ رہنا ہے۔ اس کا رخ ازکان کی جانب تھا، جبکہ ازکی کے سامنے اس کی پوشت تھی۔ چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔

نازق کے ہیلو نے کمرے کی خاموشی توڑی، وہ سنبھل چکا تھا لہجہ متوازن کیا۔ "تم افس نہیں گئی" ازکان نے یہ سوال جان پوچھ کر کیا تھا۔ 25 نازق کا یک لفظی جواب، وہ سمجھ نہ سکا۔ ازکان حیران ہوا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا 25 سال؟

"میں 27 سال کی ہوں ازکان اور میری 27 سالہ زندگی میں تم 25 مرتبہ یہ سوال مجھ سے کر چکے ہو" ازکان کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔ اس کے بر عکس وہ انتہائی سنجیدہ تھی بے حد

سنجیدہ۔ پھر چاہے میں نے سکول جانا ہو، کالج جانا ہو، یونیورسٹی، یا پھر اوفس ہی کیوں نہ جانا ہو اس دن اسی تاریخ کو تم ٹھیک 10 بجے اتے ہو۔

ازکان کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی "یہ اتفاق بھی ہو سکتا ہے "۔ نازق نے ابرو اٹھا کر ازکان کو دیکھا، اتفاق پچیس بار نہیں ہوتا۔ اس کا لہجہ زہر خند ہوا، ماحول کا تناؤ دیکھ کر ازکی کھنکاری "ازکان تم یہاں خیریت "ازکان نے رخ ازکی کی طرف کیا "ہیپی برتھڈے ڈیر ازکی "وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ ازکی کے دل میں اضطراب تھا، بمگر وہ با مشکل مسکرائی تھینکس ازکان۔ ازکان نے سر کو خم دیا۔ اج تمہاری سالگرہ ہے اور تم اس راف حلیے میں کیا کر رہی ہو، ازکی نے خود کو دیکھا پھر نازق کو وہ جانتی تھی کہ نازق ٹھیک نہیں ہے اور نہ ہی اسے ازکان کا انا پسند ایا تھا مگر وہ پھر بھی مکمل تیار تھی، اور پھر ازکی نے رخ مور کر ازکان کو دیکھا ازکان گہرے رنگ کے 3 پیس سوٹ میں ملبوس تھا وہ دونوں پرفیکٹ تھے، جبکہ وہ شب خوابی کے لباس میں تھی منہ دھولا دلایا تھا اور بال ایک کیچر میں مقیت، لمبے بال جو کسی ابشار کی طرح کمر تک اتے تھے۔

ازکی میں تمہارے لیے ایک پارٹی پلن کر رہا ہوں،از کان کی اواز پر وہ حال میں واپس ائی۔ اس کی ضرورت نہیں ہے،نازق کی اواز پر دونوں نے رخ پہر کر اس کو دیکھا،ازکیٰ از کان احمد کے لیے اچھی سی کافی بناؤ،وہ تمہیں وش کرنے ایا ہے اسی وجہ سے وہ اپنے فیورٹ کیفے نہیں جاسکا،اور کافی اس بات کو ذہن میں رکھ کے بنائی جائے کہ وہ از کان احمد کہ فیورٹ کیفے جیسی نہ ہو تا کہ وہ ائندہ کبھی بھی اپنا کوفی ٹائم تم پر صرف نہ کرے۔اپنے لہجے کی کرواہٹ سے اس نے از کان احمد کے اندر غصے کا سیلاب بھر دیا تھا جس کو وہ ضبط کر گیا۔وہ کہہ کر رکی نہیں اور اس محل نما بنگلے سے باہر نکل گئی از کان اسے جاتا دیکھتا رہا جب تک کہ وہ نظروں سے او جھل نہ ہو گئی۔

وہ گیٹ عبور کر چکی تو از کان نے رخ ازکی کی طرف کیا ازکی جس کے چہرے پر غصہ تھا، از کان مسکرادیا ازکی نہیں مسکرائی۔از کان مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تم نازق کو ہٹ کرنے ائے ہو یا مجھے۔وہ واقف تھی کہ از کان اور نازق ایک دوسرے کو بالکل پسند نہیں کرتے

پسند تو بہت دور کی بات، وہ دونوں ایک دوسرے کو برداشت تک نہیں کرتے۔ ازکی نے تاثرات سنجیدہ کیے۔

دونوں کو ہی نہیں میں تم دونوں کو اس سے باہر نکالنا چاہتا ہوں، وہ اب سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔ ازکی بت بنے سننے لگی، دیکھو ازکی جو ہوا وہ ایکسیڈنٹ تھا اور تم تو تھی بھی نہیں اس دنیا میں۔ اس میں تمہارا کیا قصور کہ زکی کی ڈیتھ اس دن ہوئی جس دن تم اس دنیا میں ائی۔ چہرہ موڑ کا دروازہ کی طرف دیکھا جہاں سے نازق ابھی نکلی تھی، نازق اس سے مووآون نہیں کر سکی اب تک، اور تم چہرہ واپس ازکی کی طرف کر لیا خود کو دیکھو تمہیں اس وقت تیار ہونا چاہیے

Its your special day

اور تم اپنا حلیہ دیکھو، تم نے کیا بنا رکھا ہے۔ ازکی میں چاہتا ہوں کہ تم اس بات کو سمجھو، "جس نے جانا تھا وہ چلا گیا، جو ہے اس کی قدر کرنی چاہیے" ازکی کا غصہ کہاں گیا وہ نہیں جانتی

تھی۔ ازکان کی باتوں پر اس سے یقین تھا۔ نچلا لب کاٹتے اس نے کہنا چاہا، مگر کچھ نہ کہہ سکی۔

ازکان نے اس کی کو شانوں سے پکڑا" تو کیا تم پارٹی میں اوٗ گی" ازکی نے کچھ سوچا اور پھر کہا دیکھو ازکان میں کچھ کہہ ہی سکتی، ہاں یا نہ ازکان نے اس کی بات کاٹی اس کے شانے تھامے وہ سوال کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے وہ مسکرایا اور اس کے شانوں سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اس کے بالوں کو سہلانے لگا، ایک مسکراہٹ کے ساتھ ازکی کو الوداع کہا، اور باہر اگیا باہر اپنی گاڑی کی طرف آتے ازکان کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ اندر گیا تھا۔

ازکی کو نہیں پتہ تھا کہ اس نے ہاں کیوں کہا، پتا نہیں اسے کیا ہوا تھا۔ نازق اور ازکان یہ وہ دو انسان تھے جن کو وہ نہ نہیں کہہ سکتی تھی، لیکن دونوں کو بیک وقت ہاں بھی نہیں کہا جا سکتا تھا اور کم از کم اس بار تو بالکل نہیں۔ ازکان کو ہاں کہنا نازق کو نہ کہنا ہوا، اس کو ہرٹ کرنا ہوا اور اسے اب یہ نہیں پتہ تھا کہ کیا کرنا ہے۔ ازکان کو نہ وہ کر نہیں سکتی تھی اور نازق

کو ہٹ کرنے کا سوچنا وہ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ تین رہداریوں کو جوڑنے والے سرے پر وسیع ہال میں سیریوں کے ساتھ کھڑی تھی، ابھی کچھ وقت پہلے سیڑھیوں کے بالکل سامنے نازق کھڑی تھی اور اس کے سامنے ازکان تھا اس کے دو بہت قریبی لوگ وہ کس کو چنے۔ اللہ! ان دونوں طوفانوں سے بات کر کے دیکھتی ہوں وہ سوچتی وہاں سے چلی گئی۔

****

اپنی گاڑی میں بیٹھے ازکان کو موبائل پر ٹائپ کرتے کچھ یاد ایا تو اس نے چہرہ اٹھا کر ڈرائیور سے پوچھا، "تم نے وہ سارے گفٹس مراد چاچو کے گھر رکھوادیے تھے" گاڑی چلاتے ڈرائیور نے بیک ویو مرر میں دیکھ کر سر اثبات میں ہلایا۔ ٹھیک ہے اس کے بعد گھر میں ممی کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ ان کو مل جانی چاہیے۔ کہہ کر ازکان نے پھر سے چہرہ جھکا لیا موبائل کی سکرین پر تاریخ لکھی ہوئی آرہی تھی۔ اسکرین کو دیکھتے ہوئے ازکان احمد کے چہرے پر مسکراہٹ درائی اگر پورے سال میں کوئی دن اچھا تھا تو اج کا دن تھا۔ اتنا سکون ملتا ہے

مجھے تمہیں تنگ کر کے تمہارے زخموں پر نمک چھڑک کر تمہیں، تمہیں نہیں پتہ یار سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں منڈے وہ سوچ رہا تھا۔

****

اپنے اوفس میں بیٹھی نازق کی لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں رکی، جلدی سے فون اٹھایا اور میسج ٹائپ کیا

"کہاں ہو"

"جہنم میں" جواب فورا موصول ہوا تھا۔

وہ جو پہلے ہی آگ بگولا تھی اس جواب نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

"گڈ" یعنی اپنے گھر پر ہو۔

"کیوں نہیں ہونا چاہیے تھا"

ہاں ظاہر سی بات ہے بے روزگار انسان اپنے ہی گھر پر ہو گا جب تیل ڈالا تھا تو شعلے اپنی طرف بھی اتے ہیں۔

انسان ساری رات نائٹ ڈیوٹی کرے اور جب صبح سکون کی نیند انے لگے تو نازق صاحبہ اپ سکون کیوں نہیں لینے دیتی۔

وہ زیان کا شکوہ سن کر بیزار ہوئی تھی۔ اچھا اب یہ میلوڈرامہ پورا ہو گیا ہو، تو تمہیں پتہ ہے کہ احمد دراز میں کیا ہو رہا ہے۔ اس نے ٹائپ کر کے میسج سینڈ کر دیا۔ از کان کیا کرنے والا ہے یہ تو وہ وہاں ہونے والی تیاریوں سے ہی پتہ لگا سکتی تھی۔

فون کی اسکرین روشن ہوئی جواب اگیا تھا۔ اتنی جلدی اسے حیرت ہوئی، جواب دیکھتے ہی اس کی انکھوں میں سرخی تیری "اگر اتنا ہی شوق تھا تو یہیں کیوں نہیں رہتی" "زیان تم بتاؤ گے یا میں خود کچھ کروں" کسی بھی چیز کو طول دیے بغیر اگر جو یہ زندگی میں کسی بات کا سیدھا جواب دے تو مر نہ جائے۔

"اچھا کیا ہوا ہے تم بتاؤ نازق" جواباً نازق نے اسے کال ریسیو کرنے کا میسج کیا۔ وہ اپنے اوفس میں بیٹھی ہوئی تھی، جس کے فرش لکڑی کے تھے گہرے بھرے رنگ کی لکڑی دیواریں سفید تھیں اور ایک طرف شیشے کی دیوار تھی جس سے سارے شہر کا منظر نظر اتا تھا۔

شیشے سے چھن کراتی دھوپ نازق کی انکھوں پر پڑ رہی تھی۔ کچھ سانیہ بعد فون پر زیان کالنگ لکھاایا تو سیکنڈ کو ضائع کیے بغیر فون اٹھالیا۔

"کیا ہوا ہے "زیان کی پریشان آواز ائی از کان اور نازق کے درمیان کی تلخی کسی سے چھوپی ہوئی نہ تھی۔ "از کان اس کے لیے پارٹی پلن کر رہا ہے "وہ بولی تو آواز عجیب سی تھی زہر خاندسی۔

تو آج 1 مئی ہے زیان کو سمجھ اگئی تھی کہ کیا ہوا ہے "اب کیا کرنا ہے "زیان نے سوال کیا

۔

"فتحان کہاں ہے "اپنے بیڈ پہ بیٹھا زیان لاعلم تھا۔ ابھی تو اٹھا ہوں کیسے پتہ چلے گا کہ میرے کمرے کے باہر کیا ہو رہا ہے دل میں سوچا کہنے کی ہمت نہیں تھی بھری جوانی میں مرنا جو نہیں تھا" مجھے نہیں پتا اپنے کمرے میں ہو گا اس کی بھی نائٹ شفٹ تھی"

ایسا کرو تم دونوں سو جاؤ تم دونوں نائٹ شفٹ سے تھک کرائے ہو نازق کے انداز میں طنز تھا واضح طنز۔ زیان اب بیزار ہوا تھا، نازق یہ بتاؤ کرنا کیا ہے۔

"میرا دل جلانا ہے اتنا کہ راکھ بن جائے" وہ زہر خند لہجے میں کہہ رہی تھی بے شک کوئی اتنا سنجیدہ نہیں تھا جتنا وہ تھی وہ حقیقت سے واقف نہ بھی ہو بے خبر کبھی نہ تھی از کان یہ سب صرف اس کا دل جلانے کے لیے کر رہا تھا مگر یہ بات کوئی سمجھ جائے تو زندگی اسان نہ ہو جائے۔

"ائی ایم سوری نازق یہ میں نہیں کر سکتا،ہاں سرجری میں کر دوں گا تمہارا دل نہیں جلا سکتا" زیان کا لہجہ بظاہر سنجیدہ تھا،مگر وہ اس کے لہجے کی بے پرواہی بھانپ گئی تھی۔ مطلب کسی کو فرق نہیں پڑتا

"شکرانے کے نفل پڑھو زیان احمد کہ تم میرے سامنے نہیں ہو ورنہ اج چاچو اپنی اولاد کی گنتی تین سے دو کر دیتے"

"بس اللہ مہربان ہے اس لیے میں گھر پر ہوں" پھر رہو اپنے جہنم میں کہہ کر اس نے کال کاٹ دی،زیان نازق کو آواز دیتا رہ گیا مگر کال کٹ چکی تھی۔اس عورت کا کیا کیا جائے، زبان نہ ہوتی تو شاید کچھ ہو سکتا تھا۔خود ہی سوال کرتی ہے اور خود ہی جواب دے دیتی ہے اس نے بے یقینی سے فون کو دیکھو،ایک تو یہ عورت انسان کو پاگل کیسے بغیر رہ نہیں سکتی،وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حقیقتا پریشان ہوا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ازکان نے ایسا کچھ نہ سوچا ہو، ویسے بھی اس کو یہ کر کے کیا ملے گا لیکن یہ بات نازق کو کیسے سمجھائے۔ اس عورت کا دماغ ساتویں اسمان پر رہتا ہے ہر وقت زیان نے فون بیڈ پر پھینکا۔

اپنے اوفس میں بیٹھی نازق ریوالرنگ چیئر سے ٹیک لگائے سوچ رہی تھی، وہ دونوں چور پکڑے گئے تھے انہیں جج کے سامنے لایا گیا جج کے بالکل سامنے کھڑے وہ دونوں چور ایک قد میں بڑا جبکہ دوسرا کافی چھوٹا تھا۔ ان دونوں کے سامنے جج اپنی لمبی کوسی پر بیٹھے تھے "تو یہ چوریاں کب سے چل رہی ہیں" جج نے سوال کیا۔ "اج پہلی بار تھا" بڑے چور نے کہا۔ "نہیں یہ جھوٹ ہے" پولیس نے مداخلت کی، یہ ایک ہفتے سے ہو رہا ہے۔ دونوں چوروں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرائے. بہت دھیرے سے، جج نے انہیں دیکھ لیا تھا، وہ بھی مسکرے یا شاید اس سے بھی پہلے سے، دونوں چور سنجیدہ ہوئے۔ "اچھا نا مراد بابا میں نے کہا تھا زکی کو کے مجھے چاکلیٹ کھانی ہے" چھوٹے چور نے بیچارگی اور معصومیت سے کہا، کرسی پر بیٹھے مراد احمد نے مسکرانے پر اتفاق کیا۔ "نہیں نازق اس بار نہیں" وہ مسکرا کر

کہہ رہے تھے "مجھے پتہ ہے زکی نے یہ سب تمہارے لیے کیا ہے لیکن یہ غلط ہے "جہاں زکی کا سر جھکا وہاں نازق نے منہ بسوڑا، اس نے برا منایا تھا۔ مراد بابا یہ پولیس اشارہ اپنی ماں ایلف کی طرف تھا اب نہیں بولیں گیں، ظاہر ہے اگر وہ نہ بتاتی تو دونوں بہن بھائی کیسے پکڑے جاتے، فرج کی روشنی بھی زکی نے کم کر دی تھی کہ روشنی کسی کو متوجہ نہ کرے۔ گو کہ وہ دونوں انتہائی صاف ستھرے بچے تھے مگر چاکلیٹ کھاتے ہوئے صاف صفائی کا خیال کوئی کیوں رکھے۔ نازق کی بات پر مراد احمد اپنی ہنسی نہ روک سکے لیکن پھر تاثرات مصنوعی سنجیدہ کیے اور کہا "ایلف اب تم نہیں بولو گی" پھر نازق کو اپنے پاس بلایا تو وہ زکی کا ہاتھ پکڑے مراد احمد کی گود میں بیٹھی جیسے ملکہ ہو، زکی کا ہاتھ نازق کے ہاتھ میں تھا نازق اب پولیس نہیں بولیں گی، لیکن ایک وعدہ کرو اس نے مراد احمد کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیا" ساتھ ہی بنویں سکیریں، یہی کہ تم اب چاکلیٹ چھپ کر نہیں کھاؤ گی۔ نازق نے گردن موڑ کر زکی کو دیکھا، جس نے جلدی سے سر ہلایا نازق نے رخ مراد احمد کی طرف کیا اور کہا

"وعدہ"

مراد احمد نے اس کا ماتھا چوما وہ مراد احمد کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی جیسے ملکہ اپنے تخت پہ بیٹھی ہو۔ عیلف مراد احمد نے یہ دیکھا اور مسکرائی وہ کتنی پیاری تھی، کتنی معصوم تھی ہر شے کتنی مکمل تھی نا، ایک ہیپی فیملی۔ نازق کی سوچ کا تسلسل ٹوٹا زندگی میں کوئی چیز مکمل نہیں ہوتی یہ سبق وقت نے اسے سکھایا تھا اور وقت کے سکھائے سبق انسان کبھی نہیں بھولتا اسے پتہ تھا کہ اب کیا کرنا ہے۔

شہر کے ایک خاموش علاقے کے ایک خاموش مگر پر تیش بنگلے میں شیشے کے جنگلے کے اس پار تین افراد بیٹھے تھے۔ ان کا "کیا" ضرورت سے زیادہ بلند تھا۔

ازکی کی پریشانی میں اضافہ ہوا۔

اچھا ویسے تم لوگوں کا "کیا" کچھ زیادہ خوفناک نہیں ہو گیا، وہ طنز سے بولی۔ آپ کے ہاں سے زیادہ نہیں ہے، ایڈم بولا تو ازکی نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا، ایڈم کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

ایک کام کرتے ہیں ہم فون کر کے منع کر دیتے ہیں ازکی کا دل چاہا کہ سر دیوار میں مار دے۔ جی اچھا اور وجہ کیا ہو گی یہ بتا دو۔

کوئی بھی بہانہ بنا لیتے ہیں یہ بول دیتے ہیں کہ اپ کی ہڈی فریکچر ہو گئی ہے۔

توبہ کرو ایڈم منہ نہیں دکھا تمہارا یہ بولتے ہوئے بے حد فضول تھا یہ ایڈم۔

ایک منٹ، ایڈم نے منہ دائیں بائیں گھومایا، اور کہا نہیں، ازکی نے گہری سانس لی اور ضبط کر گئی اج ہر کوئی اس کا ضبط ہی ازما رہا تھا۔

نازق کو ہٹ کرنا پتہ ہے مجھے، ایڈم کی بات بیچ میں ہی رہ گئی لیکن اس میں میری کیا غلطی ہے کہ زکی کی موت اس دن ہوئی جس دن میری برتھ ڈے ہے، وہ بھیگی ہوئی آواز میں بولی تھی۔ اس کی پلکیں گلی ہوئی، گلے میں انسوں کا پندا لگا۔

ایڈم نے گزیل کو دیکھا، جیسے کہہ رہا ہو اب کیا کرنا ہے گزیل جو "کیا" کے بعد سے گفتگو میں مداخلت نہیں کر رہی تھی اور فون میں کچھ تلاش کرنے لگی تھی اب بہت نرمی سے گویا ہوئی "ازکی ہم پارٹی میں جا رہے ہیں اپ میں ایڈم مراد بابا اور نازق بھی "ایڈم نے حیرت سے گزیل کو دیکھا، اسے گزیل کی دماغی حالت پر شک ہوا۔ آپ جانتی ہیں نازق نے کبھی بھی اپ کو اس کا قصوروار نہیں سمجھا، ازکی نے گیلی انکھیں اٹھا کر گزیل کو دیکھا، یہ دن ان کے لیے عجیب ہے وہ خود کو جتنا بھی کمپوز کرنے کی کوشش کریں ہوتا ہی نہیں ان کی انکھیں

میں جو قرب ہوتا ہے وہ انسان کو جلا دیتا ہے۔اس کی وجہ جانتی ہیں لمحے کا تعقف کیا،اور پھر خود ہی جواب دے دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمارے بھائی تھے۔

ہم میں سے کسی نے بھی زکی کو نہیں دیکھا ہوا،ہمارے بڑے بھائی ان سے خون کا رشتہ ہے ہمارا،ہم نے بس ان کو تصویروں میں دیکھا ہوا ہے لیکن نازق نے تو اپنے بچپن کا ایک حصہ ان کے ساتھ گزارا ہے۔انسان کسی جانور کے ساتھ بھی اگر اپنا اچھا وقت گزارے تو اس اچھے وقت کے ساتھی کو کبھی نہیں بھولتا اور یہاں تو بات بھائی کے ساتھ گزرے بچپن کے دنوں کی ہے۔

ہم میں سے کوئی بھی ان کے لیے زکی نہیں ہو سکتا۔وہ تینوں از کی کے کمرے کی بالکنی میں کرسیوں پر امنے سامنے بیٹھے تھے۔درمیان میں ایک شیشے کا میز حائل تھا۔ایڈم کی انکھیں اچنبھے سے پھیلیں جیسے کہہ رہا ہو"دماغ گھاس چڑھنے گیا ہے بی بی تمہارا"یہ بات ایڈم نے ایک خاص طرح کے زاویہ کا منہ بنا کر کچھ کہے بغیر کہی تھی۔

گزیل کو ایڈم کی باتوں کو ڈی کوڈ کرنا اتا تھا۔

لیکن،ازکی نے کچھ کہنا چاہا لیکن گزیکٹ نے اس کو روک دیا۔" نہیں ازکی مجھے لگتا ہے ہم تینوں کو تیار ہونا چاہیے نازق کے انے سے پہلے تا کہ جب وہ ائیں تو ہم احمد راز جلد از جلد جاسکیں" یہ کہہ کر وہ اٹھی۔ازکی نے گزیل کو ایسے دیکھا جیسے اس کو گزیل کی دماغی حالت پر شک ہوا ہو ایڈم ابھی بھی شوق زدہ تھا۔

"اچھا ایڈم تم میرے ساتھ چلو میں تمہاری ہیلپ کرتی ہوں "ایڈم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

گزیل نے ایڈم کو گھوڑا تو وہ اٹھا اور دونوں قدم قدم چلتے ازکی کی بالکنی سے کمرے میں ائے۔ کمرے میں اتے ہی ایڈم پھٹ پڑا "بدصورت یہ کیا بول رہی تھی تم ازکی سے "اس کا دماغ چیزوں کو پروسیس نہیں کر پا رہا تھا۔

ادم خور تم اپنا دماغ نہ لگاؤ پہلے ہی چھوٹا ہے اس پر وزن ڈالو گے تو اس سے بھی جاؤ گے ، میرے کمرے میں اؤ بتاتی ہوں۔ کہہ کر وہ اگے بھر گئی۔

پیچھے کھڑا ایڈم تلملا کر رہ گیا بدصورت طیش میں اس سے مخطب ہوا گزیل نے مسکرا کر کہا تم سے زیادہ نہیں ادم خور ایڈم پھر تلملا کر رہ گیا۔

اپنے کمرے کی بالکنی پر بیٹھی وہ شیشے کو دیکھ رہی تھی جو اس کے کمرے کو اور بالکنی سے جوڑتا تھا۔یہاں سے اس کا کمرہ صاف دکھائی دیتا تھا ایک وسیع و عریض کمرہ جو خاموش تھا ،جس کی ہر چیز خاموش تھی،ساکن یا شاید چیزیں بھی اپنے مالک کی طرح ہوتی ہیں یا لوگ وہی چیزیں لیتے ہیں جو انہیں اپنی طرح کی لگتی ہیں۔ازکی نے کرسی سے ٹیک لگائی اور انکھیں موندلیں 25سال،25سال سے یہ ہوتا آرہا ہے۔ازکان کو ہاں کرنا ہی نہیں چاہیے تھا نہ ہاں کہتی نہ ٹینشن ہوتی ازکی نے خود سے کہا،اور اپنی حالت دیکھی وہ صبح والے ہلیے میں تھی قرب ہی قرب تھا مگر زیادہ قرب کس چیز کا تھا بھائی کی موت کا یہ اپنی بے بسی کا ایک کے بعد ایک منظر اس کی انکھوں کے سامنے آیا،پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے۔

سورج دبہ تو وہ گاڑی میں بیٹھی پوچ میں داخیل ہوتی دکھائی دی ۔ازکی اسے آتا دیکھ چکی تھی۔آج جلدی اگئی ہے وہ گاڑی کی آواز سن کر بالکنی پر ائی تھی۔صبح کے برعکس اب وہ ایک پنک فروک میں تھی لیکن پارٹی کے لیے تیار نہیں تھی۔

نازق گاڑی سے اتر کر گارڈ سے کچھ کہہ رہی تھی اور گارڈ اس کی بات کے جواب میں سر ہلا رہا تھا۔گارڈ کو ہدایت دینے کے بعد اس نے گاری سے اپنا بیگ نکالا اور فون پر کچھ ٹائپ کرتی

اندر آئی۔ اندر اتے ہی اس نے ایڈم اور گزیل کو آواز دی،اور سیڑیاں چلنے لگی۔ مراد احمد کی آواز اسے اپنے عقب سے آتی سنائی دی،وہ رکی پھر رخ مور کر اس طرف دیکھا۔ مراد احمد اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے،ان کے لہجے میں تشویش تھی۔

"یہ گارڈ کو تم نے کیا کہا ہے"

"مراد بابا ہم نے احمد اراز جانا ہے میں اپنی بہنوں اور بھائی کے ساتھ اوں گی اگر اپ میرے ساتھ جانا چاہتے ہیں تو انتظار کریں" لہجہ سنجیدہ تھا بے حد کسی بھی تاثر سے آری۔

سھیریوں سے اوپر آ کر وہ گزیل کے کمرے میں گئی،جہاں گزیل اور ایڈم بالکل تیار تھے۔

وہ خود صبح والے حلیے میں تھی، لیکن بال اب پونی میں قید نہیں تھے گنگریالے بال پشت پر بکھرے تھے لمبے ہلکے بھورے رنگ کے بال۔

وہ ائی تو ایڈم جہاں پریشانی سے اس کی طرف بڑھا وہیں گزیل نے سکھ کا سانس لیا۔

"نازق وہ تیار نہیں ہوئی" گزیل نے بات شروع کی وہ کرسی پر جا بیٹھی۔

"اصل میں اسے بات کرنی ہی نہیں آئی" ایڈم کو بولنا ضروری لگا تھا۔

تم چپ کر وادم خور،

نہیں کروں گا کیا کر لو گی بد صورت،

وہ دونوں بات کرتے کرتے یہ بھول چکے تھے کہ نازق بھی وہاں ہے۔

"کیا تم دونوں کو پتہ چل رہا ہے کہ میں یہاں ہوں" نازق نے غصے میں کہا تو دونوں ہنہہ کر کے اس کی جانب ہوئے،اب کیا کرنا ہے۔

10منٹ، صرف دس منٹ میں ازکی کے ساتھ نیچے اؤں گی، لیکن نازق گزیل نے کچھ کہنا چاہا مگر نازق نے اسے ٹوک دیا۔ 10منٹ گارڈ کو کہہ دیا ہے پارٹی تھیم بلیک اور وائٹ ہے اس نے جیسے خود کو یاد دلایا تھا۔ پھر اس نے ایڈم کو دیکھا جس نے بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی استین کو ہنیوں تک مورے وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

جب کہ گزیل نے وائٹ پینٹ پر بلیک شرٹ پہنی تھی،یہ دونوں کبھی نہیں سدھریں گے وہ مسکرا دی۔

"تم دونوں کبھی نہیں سدھرو گے ہے نا" نازق کا اشارہ دونوں کے کپڑوں کی طرف تھا۔

گزیل اور ایڈم دونوں خود کو ایک دوسرے سے بہتر ثابت کرنا چاہتے تھے،اور الگ بھی اس لیے جس کلر کی گزیل نے شرٹ پہنی تھی ایڈم نے اس کلر کی پینٹ پہنی تھی۔

گزیل بہت پیاری تھی اور ہلکا میک اپ اور جویلری میں تو وہ بہت حسین لگ رہی تھی کاش اس نے وہ سب ایکسپیر یمنٹس نہ کیے ہوتے اپنے ساتھ اس نے سوچا۔نازق تو کیا ہم جائیں نازق نے سر اثبات میں ہلایا وہ دروازے تک گئی اور ایڈم کو آواز دی۔

"ادم خور چلو میرے ساتھ "وہ جو ازکی کے پاس جانے لگی تھی مری اور گزیل کو ابرو اٹھا کر دیکھا کچھ ثانیہ وہاں رکی اور پھر چلی گئی ایڈم نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو پایا،ایڈم نے گزیل کو دیکھا جو شر مندہ سی اپنی جگہ پر کھڑی تھی اس سے زیادہ وہ اپنی ہنسی نہ چھپا سکا اور کھلکھلا کر ہنس دیا۔

"اب بولو بچو بد صورت نہ ہو تو "ادم خور وہ گلے کے بل چلائی اور بیڈ سے تکیا اٹھا کر ایڈم کو مارا اور تن فن کرتی کمرے سے چلی گئی وہ ہنستا رہا۔

صرف 10 منٹ لگے تھے نازق اور ازکی کو نیچے آنے میں وہ سیڑھیوں کے سرے پر کھڑی تھی۔نازق با آسانی نیچے کے منظر کو دیکھ سکتی تھی،وہ تینوں وہاں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے۔ایڈم اور گزیل مراد احمد کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے مراد احمد ان دونوں سے ہنس کر کچھ کہہ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نازق اگے تھی اور ازکی اس کے پیچھے مراد احمد کی ہنسی غائب ہوئی ازکی سیڑھیوں سے اتر کر گزیل کے ساتھ آ کھڑی ہوئی اب سب نازق کو دیکھ رہے تھے اور اس کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے اس بات کا جواب مانگ رہے ہوں کہ ہم یہاں کیوں جمع کیے گیے ہیں۔

سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر نازق اپنے پورے اعتماد سے کہنا شروع ہوئی ازکان نے ازکی کے لیے برتھڈے پارٹی رکھی ہے جو کہ اچھا گیسچر ہے، ہم سب وہاں جا رہے ہیں گو کہ ازکان نے یہ سب اسے تکلیف پہنچانے کے لیے کیا تھا وہ جانتی تھی کہ اس عمل سے کوئی خوش نہیں ہو گا۔ نہ نازق اور نہ کوئی اور، پھر بھی وہ وہاں جا رہے تھے۔

ابھی مراد احمد کچھ کہتے اس سے پہلے گزیل نے تصویریں لینے کی ضد کی۔ وہ اپنے بچوں کی بات ٹوکا نہیں کرتے تھے۔

"نازق آج ہم سب نے ٹوائنگ کی ہوئی ہے پلیز ایک تصویر بنا لیں" بہت پیار سے اور معصومیت سے وہ دونوں کہہ رہے تھے۔ اگر تم لوگوں نے کتے والا فلٹر لگانا ہے تو نہیں بلکہ میں خود لے لیتی ہوں بعد میں تم لوگوں کو بھیج دوں گی۔ دونوں نے ہی اس بات پر تائید کی ہاں یہ ٹھیک ہے وہ سب تصویر بنانے لگے۔

ازکی وہ نہیں تھی جو وہ تھوڑی دیر پہلے تھی وہ بہت خوش ہوئی تھی خوشی جانے کی نہیں تھی، خوشی نازق کے اس مثبت رویہ کی تھی وہ اتنی جلدی اور اتنی اسانی سے مان گئی تھی۔ وہ خود حیرت تھی، مگر خوش زدہ حیرت تھی۔

اچھا چلو اب نازق نے سب کی تصویر لینے کے بعد کہا۔ صرف ایک تصویر لی ہے، ایڈم نے برا منہ بنایا۔ ابھی نہیں ایڈم وہ سب انتظار کر رہے ہیں چلو باقی سب وہاں جا کر بنانا، اور ہاں ہم سب میری گاڑی میں جا رہے ہیں گارڈ نے سامان رکھوا دیا ہے۔ وہ جلدی جلدی چلتے ہدایت دے رہی تھی وہ آ گئے تھی، باقی سب اس کے پیچھے تھے ہاتھ کو گول گول گھماتی وہ چلنے کا کہہ رہی تھی۔

سامان؟ ایڈم نے سوالیہ ابرو اٹھائے۔ بعد میں بتاتی ہوں ابھی چلو ایڈم، کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ کہیں ساتھ جاتے تھے، لیکن جب جاتے تھے تو نازق ڈرائیو کرتی تھی اور مراد احمد اس کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر ہوتے تھے جبکہ ایڈم پچھلی سیٹ پر درمیان میں ہوتا تھا جس کی دائیں جانب ازکی اور بائیں جانب گزیل ہوتی تھی یہ ترتیب نہیں بدلتی تھی یہ شاید وہ بدلنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ وہ سب اپنی اپنی جگہ خوش تھے۔

Clubb of Quality Content

نازق بہت احتیاط سے ڈرائیونگ کرتی تھی گاڑی رات کے اندھیرے میں سٹریٹ لائٹ کی روشنی میں سڑک پر چلتی اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

احمد راز کے مکین اس وسیع و عریض بنگلے کے گارڈن میں تھے۔نازق کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔یہ نازق تھی جو اتر کر سب سے پہلے باہر ائی تو سب کے چہروں پر اسے دیکھ کر مسکراہٹ ائی لیکن مصنوعی۔ قاسم احمد اور داؤد احمد بات کر رہے تھے جب نازق آتی دکھائی دی قاسم احمد کی انکھیں چمکی تھی جبکہ داؤد احمد کے چہرے پر ناگواری تھی قاسم احمد کھلے دل سے مسکرائے،اور اس کی جانب بڑھے نازق بھی ہلکا سا مسکرائی تھی اور گاڑی سے اتر کر سب سے پہلے قاسم احمد کے ہی پاس ائی تھی۔قاسم احمد نے ستائشی انداز میں اسے دیکھا جس نے روز مرہ سے ہٹ کر کوئی تیاری نہیں کی ہوئی تھی

"اللہ میری جان تم اتنی پیاری ہو "انہوں نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ اس کے کندھے تھامتے کہا۔تیز روشنی کی وجہ سے نازق نے انکھیں چھوٹی کی اور انہیں دیکھا اس کی

مسکراہٹ قائم رہی۔نازق کی مسکراہٹ میں ایک روب تھا،وقار تھا،اعتماد تھانازق نے شانے اچکادیے۔

یکدم ہی نازق کی نظر گزیل پر پڑی گزیل فون پر کچھ ٹائپ کر رہی تھی،سامنے سے اتے ملازم کو اس نے نہیں دیکھا تھا،ابھی وہ ٹکراتے اس سے پہلے نازق نے گزیل کو آواز دی۔

اس نے فون سے چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا تو ملازم ایک ٹرلی لے جارہا تھا۔آواز پر ملازم بھی رکا گزیل فوراوہاں سے ہٹی اور ملازم شرمندہ سا معذرت کرنے لگا۔

"نہیں تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے میرادھیان کہیں اور تھا" گزیل نے نازق کو دیکھا تو ان دونوں کے قریب آگئی اپنی سبز انکھیں اور گہری مسکراہٹ کے ساتھ اس نے تایا کو دیکھا کر ہیلو کیا تایا کو دیکھ مسکراہٹ خود بخود اس کے چہرے پر آجاتی تھی۔

"ہیلو گزیل جان کیسی ہے میری بیٹی" قاسم احمد اپنی بھتیجیوں کو جان کہہ کر بلاتے تھے وہ ان کے ساتھ بہت ارام سے بہت نرمی اور محبت سے گویا ہوتے تھے پورے خاندان میں صرف تین ہی تو لڑکیاں تھیں۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اور آپ کو دیکھ کر تو بہت زیادہ ٹھیک ہو گئی ہوں" اور اس بات پر دونوں کھلکھلا کر ہنس دی۔ آج تو میرے گھر میں رونق آئی ہے ورنہ یہاں کے مقینوں سے روبوٹ وائب آتی ہے۔ ان کی بات پر گزیل ہنستی رہی کچھ سانیے بعد ایڈم قدم قدم جلتا ان کے قریب ایا ازکی کا کچھ سامان تھا جو اسے لینا تھا اسی لیے وہ گاڑی میں ہی تھی۔ تایا آپ کو پتہ ہے،نازق نے تایا کو مخاطب کیا۔

"ایڈم نے ٹاپ کیا ہے اپنے پورے سکول میں بھی اور پورے صوبے میں بھی اس کا رزلٹ آج ایا ہے" ایڈم کی انکھوں میں حیرت ائی وہ تو یہ بات بھول ہی چکا تھا کہ اس کا او لیولز کا رزلٹ تھا آج پر نازق کو یاد تھا بھلاوہ کب اس کی کوئی چیز بھولی ہے، بھلاوہ کب کسی کی بھی کوئی چیز بھی بھولی ہے وہ اپنے سوائے کسی کو نہیں بھولتی،ایڈم نے سوچا۔

کیا بات ہے بیٹا تایا کی نظر میں ستااش تھی،وہ بے حد خوش لگ رہے تھے۔

" بھی اب تو مجھے لگتا ہے کہ یہ روایت ہے یہ شاید ہمارے خاندان پر اللہ کی رحمت ہے سب ہی ایکسٹرا اوڈیرنری ہیں" کچھ دیر معمول کی بات چیت چلتی رہی اور وہ سب ہنستے ہنستے باتیں کرتے رہیں پھر ایڈم اور گزیل وہاں سے چلے گئے تو تایا نے نازق کو دیکھا مسکراہٹ کی جگہ

پریشانی نے لے لی تھی، وہ ان کے لیے ان کی بیٹی کی ہی طرح کی تھی زخمی مسکراہٹوں کو وہ پہچانتے تھے۔ آخر ایک عمر گزاری تھی اتنا تو وہ جانتے تھے۔ وہ آہستہ آواز میں پوچھا اتنی آہستہ کہ خود کو بھی بمشکل سنائی دے۔

"تم ٹھیک ہو"

"ہاں" وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔ وہ ویسی ہی مضبوط نظر آرہی تھی جیسے وہ اوفس میں ہوتی تھی، ویسے ہی جیسے وہ تقریر کرتے ہوئے ہوتی تھی، ویسے ہی جیسے عیلف کے مرنے پر تھی، زکی کے مرنے کے بعد وہ کبھی روئی ہی نہیں اس کے بعد سے وہ نڈر ہو گئی تھی، بہادر اور سنجیدہ مگر عیلف کے بعد سے نازق نے خود کو ہر چیز سے دور کر لیا تھا۔ خواہشات سے، ہنسی سے، خوشی سے، مراد سے بھی، اگر کچھ رہ گیا تھا تو بہن بھائی اور کاروبار یا ڈاکٹر کی ڈگری اس کے علاوہ زندگی پر اس کا اپنا بھی کوئی حق ہے یہ وہ بھول چکی تھی۔ کوشش کر رہی ہوں ٹھیک رہنے کی ، اور کامیاب بھی ہو گئی ہوں شانے اچکا کر کہتی وہ چلی گئی، اور وہ اسے جاتا دیکھتے رہے حتہ کہ وہ منظر سے غائب نہ ہو گئی۔ اعتراف کی روشیاں پھیکی ہو گئی، قاسم احمد نے نظر اٹھا کر اس بنگلے کو دیکھا اور پھر اس بنگلے کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ ہر شخص کے اندر کچھ نہ کچھ چل رہا

تھا۔ وہ سر جھٹک کر اگے بڑھ گئے ہر شخص کے اندر کیا چل رہا تھا یہ اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

ازکی گاڑی سے سامان نکال چکی تھی پر گاڑی میں کچھ تھا جو کھو گیا تھا، وقت پہلے بھی بہت ہو چکا تھا تو وہ اسے بعد میں ڈھونڈے گی سوچ کر وہ گاڑی سے اتری تو اسے کسی نے دیکھا تھا بغیر کسی تاثر کے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ کسی پری کی طرحا، اس نے وائٹ کلر کی پیروں تک اتی سلک کی میکسی پہنی تھی استینے کلائیوں تک اتی تھیں جس سے صرف اس کا ہاتھ نظر آتا تھا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں پہنی بر سلیٹ چھپ گئی تھی اس کے لمبے بال بالکل سیدھے تھے جو کندھوں سے پیچھے کمر تک جاتے تھے کانوں میں سفید موتی تھے اور گلے میں ہیرے تھے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ وہ بالکل اپنی ماں کی طرح تھی عیلف بھی اپنی جوانی میں ایسے ہی ہوا کرتی تھیں، حسین بے حد حسین۔ یہ بنگلہ نازق کے دادا کا تھا جو کہ ہر دور میں شاندار رہا تھا سفید محل بہت زیادہ خوبصورت تھا۔ جو ہر وقت روشن رہتا تھا قیمتی فانوس اس کی خوبصورتی پر چار چاند لگا رہے

تھے لیکن اس سب سے زیادہ روشن زیاد کو کچھ لگا تھا تو وہ ازکی تھی لمحے کو ازکی نے اس کو دیکھا تھا، پھر وہ اپنا فون اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔

زیاد نہیں گیا جا ہی نہیں سکا وہ کوئی مجسمہ بن گیا برف کا مجسمہ۔

"ہیلو ہیرو "اسے اپنے عقب سے ایک آواز ائی۔

برف کا مجسمہ یک دم ہی ٹوٹا، فسو ٹوٹا کسی خواب کا سافسو زیاد نے مر کر دیکھا، تو ایک چھ فٹ 2 انچ کا لمبا دراز کد مرد ڈریس پینٹ اور شرٹ میں ملبوس اپنی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے قریب ارہا تھا۔

"بھائی زیاد صاحب آپ کو مرنے کا کوئی اور طریقہ نہیں ملا تھا "اس نے آتے ہی کہا۔ زیاد نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور ساتھ ہی سوالیہ ابرو اٹھائیں۔

"نہ مطلب میں کہہ رہا تھا کہ کوئی ڈرون حملہ کوئی دھماکہ یا کچھ اور "زیادہ اس کی بات سے بیزار ہوا تھا۔

"کیا بک رہے ہو "وہ زیان سے چڑ گیا تھا۔

کیا کہنا ہے جلدی کہو،اچھا اچھا بتاتا ہوں میرا مطلب تھا کہ اگر مرنا ہی ہے تو کوئی اسان طریقہ ڈھونڈتے مرنے کا پیار کرنا ضروری تھا وہ بھی از کی سے زیان اپنا منہ بندر کھو ناوہ دونوں بہت آہستہ آواز میں بات کر رہے تھے مگر وہ لوگوں کے ایک ہجوم میں تھے اور اس وقت وہ کسی کو پتا لگنا افاوڈ نہیں کر سکتا تھا۔دفعتا زیان ایک قدم پیچھے ہٹا اور ہاتھ اوپر کر ئے۔

بھائی میں کچھ نہیں بتا تا مگر مجھے افسوس ہے تم ایک اچھے انسان پھر ایک لمحے کا تاوقف کیا بالکل نہیں تھے۔زیان تمہیں ڈاکٹر کی ڈگری کس نے دی ہے یکدم ہی زیاد نے سوال کیا، اب کی بار زیان نے برا منایا اور منہ کے تاثرات مصنوعی خفگی میں بدلے

" بھئی میں نے تمہیں اگر کوئی بات کی ہے تم تو میری ساری زندگی کی تعلیم پر ہی آ گئے ہو پھر بھی میں کہوں گا سمندر میں چھلانگ لگانا اسان ہو گا از کی سے شادی کرنے سے"

زیان کی بات پر زیاد کا چہرہ بجھ گیا اس کا بجا ہوا چہرہ دیکھ زیان کو کچھ ہوا تھا۔کیا مطلب تمہیں پیار ہوا ابھی تو صرف ڈاکٹر نازق مراد احمد کی بہن سے ہی،وہ اس کی شادی نہ ہونے کے دکھ میں تھا زیادہ وہاں سے جانے لگا تو زیان اس کے پیچھے آیا

"ویسے یہ سب کب سے ہے "زیاد نے نہ سمجھی سے زیان کو دیکھا۔

"کیا کب سے ہے "زیان کی ابرو تن گیئں زیادہ بنو نہیں تمہیں پتہ ہے میں کیا پوچھ رہا ہوں، اچھا چھوڑو یہ بتاؤ یہ سب کیا صرف تمہاری طرف سے ہے یا دونوں طرف سے زیاد اب بیزار ہوا تھا کیوں تم نے کیا کرنا ہے۔

" بھئی بعد میں جو کفن دفن کا انتظام کرنا ہے وہ پہلے ہو جائے تو اچھا نہیں "ساتھ ہی شانے اچکائے۔

انسان کی زیان اگر شکل اچھی نہ ہو تو بات کم از کم اچھی کر سکتا ہے۔ توبہ کرو زیاد میری شکل پر تو لڑکیاں مرتی ہیں ہہم یک لفظی جواب دے کر زیاد وہاں سے جانے لگا مگر زیان اس کے پیچھے لپکا تھا۔ اگر آپ کے دوست آپ کی محبت جان چکے ہیں تو محبت آپ کا سکون چھیننے یا نہ چھیننے مگر دوست ضرور چھین لیں گے اور اس بات کا اندازہ زیاد کو ہو چکا تھا۔

پارٹی اس وسیع بنگلے کے لان میں منعقد کی گئی تھی۔ ہر کوئی سیاہ اور سفید لباس میں ملبوس تھا۔ جگہ جگہ غملے لگے ہوئے تھے، جس میں سفید گلاب کے پھول تھے پھولوں کی خوشبو فضا میں پھیلی جا رہی تھی۔

پارٹی میں خاندان والے اور چند بزنس ٹرائیکونز کے علاوہ کوئی نہ تھا مگر سب کو معلوم تھا صبح خبروں کی سرخیوں میں سب سے پہلا نام اسی پارٹی کا ہو گا۔

ازکی گزیل کو دیکھ کر گزیل کے پاس ائی۔

" گزیل کیا میں ٹھیک لگ رہی ہوں" گزیل نے ایک نظر ازکی کو دیکھا سر سے پاؤں تک جس کے لمبے کھلے بال پیچھے کمر تک اتے تھے، سیدھے کسی ابشار کی طرف۔ ازکی ہلکے میک اپ اور ہلکی جوایلری، سفید میکسی پر بہت اچھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"ہاں کافی اچھی لگ رہی ہیں کسی نے کچھ کہا ہے کیا " نہیں، میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی ابھی تو ائی ہوں ویسے یہ لوگ مجھے کچھ کہہ سکتے ہیں؟ اس نے سوال کیا تھا اور ایک اعتماد سے سوال کیا تھا کہ جیسے کوئی اسے کچھ نہ کہہ سکتا ہو۔ وہ دونوں مسکرا دیں یکدم ہی گزیل کے فون پر نوٹیفکیشن آیا، اس نے اپنا سر فون پر جھکا لیا۔ اس کے چہرے پہ واضح پریشانی تھی، ازکی نے اسے مخاطب کیا تو وہ سر فون سے اٹھا کر ازکی کی طرف متوجہ ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا ہوا ہے"سوال پر وہ کچھ پریشان ہوئی، مگر اپنی پریشانی چھپانا تو مراد احمد کی اولاد بہت اچھے سے جانتی تھی۔"کچھ نہیں بس ایک سرپرائز ٹیسٹ رکھ دیا ہے سر نے مشکل ہے پر میں کر لوں گی"وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

ازکی بھی مسکرادی،وہ جانتی تھی کہ یہ سچ نہیں ہے مگر وہ بار بار پوچھ کر گزیل کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

پارٹی میں موجود ہر انسان ہر شخص کہیں نہ کہیں مصروف تھا کوئی کسی کی بات کرنے میں، کوئی کسی کی بات سننے میں،کوئی سفید گلابوں سے متاثر ہونے میں،کوئی بنگلے کی شان و شوکت کے کر سیدے پڑھنے میں ،اگر کوئی اعتراف سے لاتعلق تھا تو وہ ایڈم تھا۔وہ سب سے چھوٹا تھا،مگر بھائی چھوٹا ہو یا بڑا بھائی بھائی ہوتا ہے۔اپنی بہنوں کا بڑا،ان کا محافظ۔وہ جانتا تھا کہ یہ سب ازکی کے لیے نہیں یہ سب نازق کو زچ کرنے کے لیے ہے۔اس سب کی اصل وجہ کچھ اور ہے جو جلد یا بدیر پتہ چل ہی جائے گی۔لان کی گھاس پر چلتے چلتے ایڈم نے نازق کو دیکھا جو کسی سے بات کر رہی تھی شاید کوئی کاروباری معاملہ تھا۔

وہ قدم قدم چلتا نازق کے قریب جا کھڑا ہوا ایکا یک نازق کی نظر ایڈم پر پڑی تو وہ گیسٹ سے ایکسکیوز کرتی ایڈم کی طرف متوجہ ہوئی۔ ایڈم بولا آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔

16سالہ سے پتہ ہے ایڈم پھر،ایڈم نے سر جھکایا اور ہلکا سا مسکریا ، پھر نظریں اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا۔

" پھر یہ کہ نازق مراد احمد ساری دنیا کو بے وقوف بنا سکتی ہے لیکن ایڈم مراد احمد کو نہیں"

نازق نے دلچسپی سے اسے دیکھا اچھا پھر،

" پھر یہ کہ اپ کے دماغ میں کیا پلان ہے"

"اور میں نازق مراد احمد یہ بات تمہیں کیوں بتانے لگی" ایڈم کی مسکراہٹ گہری ہوئی، مطلب بتانے کا وقت نکل چکا ہے وہ ہنس دیا ،وہ بھی مسکرا دی۔

اس کا دماغ بہت تیز چل رہا تھا مطلب از کان جو بھی کرنے والا ہے اس کی بہن وہ جانتی تھی ۔مطلب آج از کان بھائی کو لگنے والا ہے کہ یہ محل ان پر گرے گا،اشارہ احمد اراز کی اونچی عمارت کی طرف تھا۔

Clubb of Quality Content

ویسے مجھے برا نہیں لگے گا ان کے لیے کیونکہ وہ یہ ڈیزرو کرتے ہیں، بات کرتے کرتے یک دم ہی ایڈم کی نظر شیشے کی دیوار کے اس پار لگے فانوس پر پڑی کچھ سوچ کر اس نے نازق سے پوچھا

"ویسے یہ احمد اراز زیادہ پیارا ہے یہ ہمارا گھر"

"پیارا کس طرح کا" نازق نے سوال کیا مگر اس کے چہرے پر کوئی بھی سوالیہ تاثر نہیں تھا۔

مطلب زیادہ اچھا کون سا ہے۔

ایڈم احمد دراز شروع سے ہی احمد راز نہیں تھا احمد راز کا نام دادا نے .بہت بعد میں یہ رکھا تھا جب انہوں نے اس کو دوبارہ رینویٹ کروایا تھا، پہلے یہ اولڈ منی انفاسٹکچر تھا یہ سب دادا نے اپنی جوانی میں کیا تھا اپنی شادی سے پہلے وہ اب سمجھانے والے انداز میں ایڈم کو بتا رہی تھی، ایڈم سر ہلاتا اسے سن رہا تھا دیکھا جائے تو ہمارا گھر زیادہ اچھا ہے کیو کہ

Old money is a class

چند لمحے کے لیے دونوں خاموش ہوئے، پھر ایڈم چہرہ موڑ کر عمارت کو دیکھتے ہوئے بولا ویسے احمد راز بھی بہت اچھا بنایا گیا ہے۔ کہہ کر اس نے نازق کو دیکھا، جیسے تصدیق چاہی ہو۔ہاں ایڈم یہ بھی اچھا لگتا ہے، ہم یہاں سے اپنے گھر کب شفٹ ہوئے تھے۔ آج ہی کے دن زکی کی موت کے ایک سال کے بعد۔ ایڈم نے بے اختیار نازق کو دیکھا "میرا وہ مطلب نہیں تھا نازق" وہ وضاحت دینے لگا جس پر نازق نے اسے روک دیا ایک حادثہ تھا، صرف ایک حادثہ تھا جو اس کی زندگی کے کتنے سال کھا گیا تھا۔ ہر چیز بہت مختلف تھی وقت، حالات، احساسات، اور خود نازق بھی۔

"ایڈم میں اتنی کمزور نہیں ہوں کہ اتنی سی بات پر ہرٹ ہو جاؤں مجھے ہرٹ کرنے والا بھی مجھے ہرٹ نہیں کر سکتے تم تو پھر میرے محافظ ہو تم مجھے ہٹ نہیں کر سکتے"

اپنے ارد گرد دیکھو ایڈم اس نے ایک دم ہی کہا، وہ چونکا مگر پھر اس کی بات کی تائید میں نظروں کا رخ پھیرا چاروں طرف پھیلے لان میں جگہ جگہ سفید گلاب تھے، کیا کچھ سفید گلاب کے بارے میں ہے اس نے سوچا، نہیں لوگوں کے ہجوم کو دیکھا ہر کوئی کسی نہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا، ان کے بارے میں کچھ اس نے سوچ کر نظریں اٹھائیں تیز روشنی

کی وجہ سے انکھیں چندیا گئی روشنی بہت تیز تھی رات میں صبح کا گمان ہو تا تھا لیکن یہ روشنیاں مصنوعی تھیں۔

فانوس سے اتی تیز روشنی جو شیشے کی دیوار سے چن کر باہر آ رہی تھی اس کے دماغ میں کچھ کلا یک ہوا تین منزلوں پر مشتمل محل جس کے شیشوں سے اندر کا منظر نظر اتا تھا ہر چیز انتہائی نفاست سے رکھی تھی قیمتی فرنیچر مگر نہیں وہ یہ سب نہیں سوچ رہا تھا دوسری منزل پر پول تھا جو کہ ازکان کے کمرے کی شیشے کی دیوار سے نظر اتا تھا ازکان بھائی کو سویمنگ تو پسند نہیں ہے پھر بھی ان کے کمرے سے پول نظر اتا ہے ، ایڈم نے سوچا پھر اپنا جائزہ دوبارہ شروع کیا۔

" کہاں دیکھ رہے ہو ایڈم "نازق کی آواز پر وہ اس کی طرف مڑا ،"میں نے تمہیں گھر حفظ کرنے کو نہیں کہا میں نے یہاں جہاں ہم ہیں وہاں دیکھنے کو کہا ہے "

وہ اسے جو سمجھانا چاہتی تھی وہ اس چیز کو دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔ اس کا دیکھنے کا زاویہ ہی غلط تھا

۔

"نازق ہمارے گھر کا پول کس فلور پر ہے" سوال پر نازق حیران ہوئی، پھر نا سمجھی سے بولی

گراؤنڈ فلور پر، لیکن تم ابھی کیوں پوچھ رہے ہو۔

پھر یہاں یہ اوپر کیوں ہے وہ اس کے سوال کو نظر انداز کر گیا پول عموما گھر کی ایسی جگہ

بنتے ہیں جہاں وہ کم سے کم لوگوں کو نظر ائے جیسے کبھی بھی کسی نے اپنے گھر کے فرنٹ پر

پول نہیں بنایا ہوتا،وہ اپنی دھن بول رہا تھا کچھ تو تھا اس کے دماغ میں لیکن،

وہ جو اوپر ہے وہ وہاں سے پورا شہر نظر اتا ہے جب کہ کسی دوسرے گھر میں پول گھر کے

پچھلے کونے پر ہوتا ہے جہاں صرف پول ہو گھر سے جیسے کٹ اف ہو

نہیں نہیں تم جو سمجھ رہے ہو چیزیں ویسے نہیں ہیں،وہ اسے کیا سمجھانا چاہتی تھی اور وہ کیا

سوچ رہا تھا۔ خیر اس سب کو چھوڑو احمد اراز کے ارد گرد بہت درخت ہیں اور اس کے پاس

کوئی اور گھر نہیں اس لیے فکر مت کرو کسی کو نہیں پتہ کہ یہاں کیا ہو رہا ہے،یا یہ کہ ہم اس

کے پاس جا کر تفتیش کریں یہ صرف آج ہے کہ پردے پیچھے ہیں ورنہ ایسا نہیں ہوتا تم مجھے

یہ بتاؤ کہ گزیل اور ازکی کہاں ہیں؟ نازق کے سوال پوچھنے پر ایڈم نے اُس طرف اشارہ کیا

جہاں وہ دونوں تھیں۔

اچھا ٹھیک ہے میں ان کے پاس جا رہی ہوں ایڈم تم مراد بابا کے ساتھ وہاں پر پانچ منٹ کے بعد آنا تب تک احمد راز کی خواتین بھی آجائیں گی اور ازکان بھی اور وہ بھی جو آپ کا پلان ہے۔ اس کی بات ایڈم نے مکمل کی یکایک ہی گاڑیوں کا ایک ہجوم پورچ میں داخل ہوا۔

There comes ladies of ahmadaraz

ایڈم نے کہا اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔ بہت سی گاڑیاں پورچ میں داخل ہوئی تھیں۔ گاڑیوں کے آتے ہی سب متوجہ ہوئے، ملازمین کی دور بھاگ بھر گئی۔ فاطمہ احمد سب سے پہلے گاڑی سے اتری تھیں ازکان ان کے ساتھ تھا۔ وہ جہاں کہیں بھی جاتی تھیں ازکان کے ساتھ جاتی تہیں۔ ان کے لیے ازکان نہ صرف ان کا بڑا بیٹا تھا بلکہ ان کا غرور تھا، البتہ ندرت اور اسمہ کے بیٹے ان کے پاس نہ تھے اور نہ وہ آتے تھے۔

ازکان کے ساتھ لان کی گھاس پر چلتے فاطمہ نے بہت اہستا گئی سے ازکان کی بازو کو جمبش دی، وہ لمحے کے لیے رکا چہرا موڑ کر ماں کو دیکھا اور مسکرایا۔ ازکان کی بازو میں اپنی بازو

ڈالے وہ بولیں "از کان تمہارا پلان ازکی کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کا نہیں تھا میں جانتی ہوں پھر بھی مجھے یہ ازکی کے لیے کرنے پسند نہیں ہے" وہ اپنی ناپسندیدگی چھپا نہ سکیں۔

"پسند مجھے بھی نہیں ہے پر کیا کریں جو چاہیے وہ ایسے نہیں ملے گا"

"زہر لگتے ہیں سب کے سب" کہتے ہوئے چہرے کی مسکراہٹ برقرار تھی، میرے لیے سب کچھ مینج کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مجھ سے یہ نہیں ہوتا اور یہ دونوں اشارہ اپنے پیچھے موجود خود اپنے ہی جیسی عورتوں کی طرف تھا،ان کو شوق ہے کہ نازق ان کو ذلیل کرے جانتی بھی ہیں کہ اس کو کچھ کہنا اپنے پاؤں پر کھلاڑی مارنے جیسا ہے۔

" ممی اس وقت میں اپ کی فیملی پولیٹکس نہیں سننا چاہتا" فاطمہ نے از کان کو دیکھا چہرہ موڑ کر اور ہنس کر کہا" تم بدتمیز نہیں ہوتے جا رہے" از کانے بس ہنسنے پر اتفاق کیا۔

ایک دم ہی اسے ازکی نظر ائی ہاتھ کے اشارے سے ازکی کو ہیلو کہتا،وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا فاطمہ نہیں ائی "ہیلو از کان "ازکی نے کہا۔

"ہیلو ازکی ڈیر، ہیلو گزیل "اس نے دونوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا،وہی تسلی بخش لہجہ تھا اس کا اسے اندازہ تھا کہ کوئی اسے نا نہیں کر سکتا تھا۔

I must admit

کہ میری دونوں کزنز بہت پیاری لگ رہی ہیں، ازکی مسکرائی گزیل بھی مگر گزیل کی مسکرات میں کچھ الگ تھا۔

"ازکان بھائی آپ بھی بہت ہنڈسم لگ رہے ہیں" ازکان نے سر کے خم سے تعریف وصولی۔

" تھینک یو سو مچ ازکان کہ تم نے میرے لیے یہ پارٹی رکھی" ازکی کی بات سن کر ازکان مسکرایا، ابھی وہ کچھ کہتا اسے اپنے عقب سے ہیلو کی آواز سنائی دی وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔

یہ آواز نازق کی تھی نازق کی آواز پر سب نے اس طرف دیکھا۔

"کوئی خاص بات ہو رہی تھی" وہ قدم اٹھاتی ان کے ساتھ آ گئی ازکان حیران ہوا تھا۔ نازق آئے گی اسے گمان تک نہ تھا اسے یقین تھا کہ نازق نہیں آئے گی۔ وہ یہ سب کچھ جو کرنے والا تھا نازق کی غیر موجودگی میں ہی تو کرنے والا تھا۔

وہ حیران ہوا تھا مگر اپنی حیرانی کمال مہارت سے چھپا گیا تھا۔

"نہیں بس میں اپنی کزنز کا حال جان رہا تھا" اس کا لہجہ متوازن تھا۔ او کے، ویسے پارٹی کافی اچھی ہے ازکی نے بھی تائید کی۔ ازکی سچ میں بہت خوش تھی ایسا نہیں تھا کہ اس کے لیے کبھی کسی نے کچھ نہیں کیا تھا، مگر کبھی بھی کسی نے اتنا کچھ نہیں کیا تھا۔ ازکی اور گزیل کے چہرے پہ ویسے ہی مسکراہٹ تھی جیسے نازق کے آنے سے پہلے تھی البتہ ازکان کے چہرے کے رنگ بدلے تھے۔ ازکان حیرانی کا شکار تھا اس نے نہیں سوچا تھا کہ نازق آئے گی، وہ بھی اتنے اعتماد کے ساتھ ویسے نازق مجھے لگا نہیں تھا کہ تم آؤ گی۔ ہاتھ باہم پھنسائے وہ اعتراف میں لگے سفید گلابوں کو دیکھ رہی تھی۔

"میں کیوں نہ آتی میرے لیے ایڈم، گزیل، اور ازکی سب سے زیادہ امپورٹنٹ ہیں میرے علاوہ کوئی بھی ان کو اتنا پیار نہیں کر سکتا جتنا میں کرتی ہوں" ازکان مسکرا کر انھیں وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔

نازق نے مڑ کر اسے جاتے دیکھا سفید گلابوں کی خوشبو ابھی بھی فضا میں تازگی پھیلا رہی تھی۔ ازکا کا موڈ خراب ہوا تھا۔ اس نے سوچا نہیں تھا کہ نازق آئے گی اس کے پلانز میں سے ایک پلان تو ابھی فلاپ ہو گیا تھا۔ اسے نازق کو کمزور ثابت کرنا تھا دنیا کے سامنے اسے کام کے

لیے نااہل قرار دینا تھا۔اسے یہ سب کے سامنے ثابت کرنا تھا جو عورت 25سال پہلے مرے بھائی کے دکھ سے باہر نہیں ائی وہ بزنس کیسے سنبھال سکتی ہے۔اسے یہ سب کے سامنے ثابت کرنا تھا،ازکی میرے لیے امپورٹنٹ ہے مائی فٹ

ازکان،اسے اپنے پیچھے سے آواز ائی تھی آواز پر وہ مڑا دو سوٹڈ ووٹڑ آدمی اس کے سامنے کھڑے تھے۔

"تم دونوں"

اس کا مور مزید خراب ہوا۔ادریس اور فتحان ۔فتحان نے اگے بڑھ کر سوال کیا،

"یہ ڈرامہ ضرور ہے"کون ساڈرامہ فتحان،

یہ پارٹی اس کو کرنا ضروری تو نہیں تھا۔

ازکان نے ادریس کی طرف رخ کیا ادریس مجھے نہیں لگتا کہ اس میں کچھ ایسا ہے جو فتحان کو ڈرامہ لگ رہا ہے ،اور تم دونوں کو آخر مسئلہ کیا ہے؟

ادریس نے شانے اچکائے،ازکان ایسا بیہیو مت کرو جس طرح تم ابھی دنیا میں آئے ہو،اور تمہیں کچھ نہ پتہ ہو۔ فتحان کے لہجے میں طنز تھا۔

وہ ان دونوں سے جلد از جلد جان چھڑوانا چاہتا تھا۔

"ادریس تم فتحان کو چھٹی دو"

"ازکان بھائی فتحان ٹھیک کہہ رہا ہے یہ ڈرامہ میلوڈرامہ کب بنے گا پتہ نہیں پر بنے گا ضرور"ادریس نے بہت آہستہ لہجے میں کہا فتحان کی نسبت ادریس تحمل مگر پریشانی سے پوچھ رہا تھا،اور میرا خیال یہ ہے کہ ازکان در حقیقت یہی چاہتا ہے۔

ازکان نے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کی وہ انتہائی بددل تھا شروعات ہی غلط ہوئی تھی اوپر سے یہ دونوں ادریس جمیل کہاں ہے وہ نہیں ایا؟اس نے بات کا رخ موڑنے کے لیے پوچھا تھا۔

مجھے کیا پتہ اس کا،زیاد سے پوچھیں۔"پتہ تو ویسے زیاد کو بھی نہیں پھر چاہے وہ آپس میں بھائی ہی کیوں نہ ہوں "

"ازکان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑدو"جوابان ازکان بھی کچھ کہتا،مگر ادریس بیچ میں آگیا ہم لوگ یہاں اکیلے نہیں ہیں،تم دونوں بھائی بعد میں یہ سب کر لینا ادریس کی بات سے اسے کچھ یاد آیا تھا۔

زیان اور زیاد کہاں ہیں؟

"وہ بابا کے پاس ہیں شفیق صاحب کے ساتھ کوئی ڈیل تھی شاید اسی کو ڈسکس کر رہے تھے"

ازکان اس سب میں پہلی بار مسکرایا ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر وہ اگے بڑھ آیا۔اس کے لہجے میں آب غرور تھا ابھی اس کا صرف ایک پتہ غلط گرا تھا اس کے پتوں کا محل ابھی باقی تھا۔

چند لمحے بعد ایک وسیع ٹیبل کہ ارد گرد سب مہمان اپنی نشستوں پر براجمان تھے۔کوئی کسی سے بات کر رہا تھا ،تو کوئی کھانا کھا رہا تھا،غرض ہر کوئی اپنے میں مگن تھا۔سربراہی کرسی پر قاسم احمد تھے ان کے دائیں جانب مراد احمد جبکہ بائیں جانب داؤد احمد بیٹھے تھے۔ مراد احمد کے بالکل ساتھ نازق تھی اور نازق کے سامنے ازکان تھا کوئی بھی تقریب ہو ان چند افراد کو اپنی مخصوص طرز ہی میں بیٹھا دیکھا جاتا تھا،باقی سب جہاں بھی ہوں پرواہ نہیں۔ خاندان کے بزنس فیسز کو سب سے اگے ہونا چاہیے۔ امیروں کی تقریبیں حقیقت میں خبروں کی سرخیاں بنتی ہیں،اور لوگ اپنی زندگی سے زیادہ ان کی زندگی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔دور کہیں زیان بھی بیٹھا تھا وہ کھانا نہیں کھا رہا تھا۔ کھانا لگے بھی کافی وقت گزر چکا

تھا ، مگر اس کا دھیان کہیں اور تھا۔ پلیٹ میں کانٹا چلاتے نازق کا چہرہ سنجیدہ تھا، کسی بھی تاثر سے آری ایڈم نازق کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا، جس پر وہ سر ہلا رہی تھی پھر ایڈم گزیل سے کچھ کہہ رہا تھا، مگر زیان صرف نازق کو دیکھ رہا تھا۔

" کیا کبھی وہ اسے بتا سکے گا کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے، کیا محسوس کرتا ہے "اس نے سر جھکا لیا۔ اس سوال کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔

از کان اپنی کرسی سے اٹھا اور سب کو اپنی طرف متوجہ کیا ایک ہاتھ میں کانٹا پکڑے دوسرا ہاتھ تھوڑی تلے ٹکائے وہ خود بھی از کان کی طرف متوجہ تھی۔

"لیڈ ز اینڈ جنٹل مین جیسا کہ اپ سب جانتے ہیں کہ اج از کی کی سالگرہ ہے جو کہ وہ اپنی زندگی میں پہلی بار منا رہی ہے وجہ ہم سب جانتے ہیں ایک حادثہ تھا جس سے آب ہمیں موو ان کر لینا چاہیے" وہ لمحے بھر کو رکا،.بہت سے لوگوں نے نظروں ہی نظروں میں سوالوں کا تبادلہ کیا۔ نازق ہنوس از کان کو دیکھ رہی تھی۔

"نہ صرف یہ بلکہ پہلی بار نازق ہمارے درمیان اس دن نظر آئیں ہیں۔ نازق زخمی سا مسکرائی، یہ انسان اسے تکلیف دینے سے باز نہیں ائے گا۔

"ازکی امید کرتا ہوں کہ تم یہ سب انجوائے کر رہی ہو" ازکی شرمندہ سا مسکرائی، چیزیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں، کیا ہو رہا تھا اسے نہیں سمجھ آرہا تھا۔ اس نے نہیں سوچا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔

" آپ سب کو جان کر بہت خوشی ہوگی کہ جلد ہم سال کا سب سے بڑا پروجیکٹ سائن کرنے لگے ہیں" بات کے اختتام پر ازکان نے مسکرا کر ہاتھ میں پکڑا گلاس ذرا اوپر کیا یک دم ہی تالیوں کا شور اٹھا وہ مسکراتا سر کے خم سے تعریف وصولتا اپنی کرسی پر بیٹھا، پھر نازق کو دیکھا وہ اپنا آخری اور سب سے بڑا پتہ پھینک چکا تھا۔ نازق مسکرائی کرسی دھکیل کر کھڑی ہوئی تالیاں بجاتی میز پر موجود ہر شخص نے اپنا رخ اس جانب کر لیا۔ نازق جب بولتی تھی تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے کون جانے کیوں اسے کسی کانٹے اور گلاس کی ضرورت بھی نہیں پڑی تھی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے بعد وہ بولی "میں آپ سب سے کچھ کہنا چاہتی ہوں ازکان سب سے پہلے تمہارا شکریہ کرنا چاہتی ہوں" اس کا رخ ازکان کی طرف تھا

"ہم سب آج یہاں تمہاری وجہ سے ہیں اگر تم نہ ہوتے تو آج ہم سب یہاں نہ ہوتے ایک ساتھ ایک میز پر"اس کے چہرے پر کہیں بھی تشکر نہیں تھا اور نہ ہی لہجے میں پھر چہرہ واپس میز کی طرف مڑا،ازکان نے ہمارے لیے سب کچھ کیا ہے ہمارے لیے اتنی بڑی پارٹی ارگنائز کی ہے، ظاہر سی بات ہے کوئی نہ کوئی کمی رہ ہی جاتی ہے ہمارا بھی فرض ہے کہ کسی چیز میں کوئی کمی رہ جاتی ہے تو وہ ہم دیکھ لیں جیسا کہ"سویٹ ڈش"ہاتھ کے اشارے سے ساتھ کھڑے ملازم کو سامنے آنے کا کہا ایک نظر ازکان کو دیکھا جس کا چہرہ بجھ گیا تھا۔

ازکان نے ہمارے لیے اتنا کچھ کیا ہے اسی لیے میں خود بیک کر کے کپ کیک لائی ہوں ملازم ٹیبل پر کپ کیکس رکھ رہا تھا امید کرتی ہوں آپ کو یہ پسند آئے سویٹ ڈش نہ ہونا اتنی بڑی بات نہیں تھی، مگر جس کلاس سے وہ تعلق رکھتے تھے وہاں پانی کا ایک گلاس کم ہونا بھی بہت بڑی بات تھی ویسے آج صرف ازکی کے لیے سپیشل دن نہیں ہے بلکہ ہم سب فیملی ممبرز کے لیے خاص دن ہے۔ جیسے کہ آج میرے بھائی کا رزلٹ آیا ہے جس میں اس نے ٹاپ کیا ہے، میری بہن گزیل نے کچھ وقت پہلے ایک پلان مجھے بتایا تھا میں نے اس کو کنسیڈر کیا،اور آج میں نے اور مرادبابا نے شفیق صاحب کے بڑے بھائی ندیم صاحب کے

ساتھ جو کہ چیئر پرسن آف دی کمپنی ہیں،ایک دم از کان نے سر اٹھا کر نازق کو دیکھا وہ بھی اس کو دیکھ رہی تھی، کہ ساتھ سائن کیا ہے یہ اس سال کا سب سے بڑا پروجیکٹ تھا جو کہ ہماری کمپنی کو ملا ہے ٹیبل پر موجود نافورس کی انکھوں میں حیرت پھیلی،از کان کی گرفت ہاتھ میں پکڑے گلاس پر کمزور ہوئی۔ حیرت کا شدید جھٹکا تھا قاسم احمد کھولے دل سے مسکرائے پھر ایک کے بعد دیگر تالیاں بجی۔نازق کہہ کر اپنی کرسی پر بیٹھی از کان کو دیکھا اور پھر لاعلمی سے شانے اچکائے حیرت کا جھٹکا بہت شدید تھا وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہ گیا،کچھ لمحے کی دیر لگی تھی از کان کو سب سمجھ آگیا تھا اور آب اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اپنے سامنے بیٹھی عورت کو گلا دبا کر مار دے۔

Clubb of Quality Content

از کان کی نظریں کپ کیک پر پڑی سنہری کیک جس پر سفید گلاب کی شکل میں فراسٹنگ کی گئی تھی از کان نے بددلی سے ہر چیز کو دیکھا اس نے یہ سفید گلاب اس لیے لگوائے تھے کیونکہ نازق کو لگتا تھا کہ سفید گلاب دشمنی کی علامت ہے اس نے کہیں پہ پڑھا تھا یہ ترک تہذیب تھی اور اسے ترک تہذیب سے لگاؤ تھا شاید اپنی ماں کی وجہ سے۔ وہ ترک نہیں تھی مگر ترک تہذیب مانتی ضرور تھی اور ترک سفید گلاب کو دشمنی کی علامت سمجھتے تھے اسے تو

لگا تھا کہ وہ نہیں آئے گی صرف خبروں میں ہی دیکھے گی اگر مگر ہر چیز خراب ہوئی اور پھر ہر چیز کو بدل دیا،اس کی ماں یہ سب کیسے بھول سکتی ہے اگر چہ یہ کوئی اتنی غلط بات نہیں تھی مگر اس سے یہ بات سخت ناگوار گزری تھی اور پھر رہی صحیح قسر سامنے بیٹھی ڈائن نے پوری کر دی تھی۔

ہر چیز اس کی سمجھ میں آ گئی تھی، مگر یہ ڈیل اس نے کیسے سائن کی بلکہ کب کی اسے یہ نہیں پتا تھا۔

اگر ازکان احمد کی زندگی کا کوئی بد ترین دن تھا، تو وہ آج کا دن تھا ہر چیز خراب ہو گئی تھی۔ ازکان نے سر جھکا لیا دور میز کے گرد لگی کرسیوں پر بیٹھی وہ تین عورتیں قیمتی لباس اور زیورات اور ہیوی میک اپ میں اس سب سے لاتعلق تھیں انہیں اگر کسی چیز سے فرق پڑتا تھا تو وہ خود سے تھا۔ نازق انھیں دیکھ رہی تھی کتنی مصنوعی تھیں یہ سب ان کی یہ نزاکت میٹھی زبان ملن ساری یہ سب کتنا جھوٹا تھا فیک تھا سب۔ اگر جو کوئی ان کو جان لے تو کیا ہو اسمہ احمد نے نازق کو پکارا ان کی اواز پر نازق حال میں واپس ائی۔

جی سنجیدہ اور خشک لہجہ اسمہ کے جوش میں کمی ائی، مگر لہجہ متوازہ رکھا فاطمہ اور ندرت نے نگاہوں کا تبادلہ کیا۔

"ویسے تمہارا شادی کا کیا ارادہ ہے اور جب کہ تم ڈاکٹر بھی بن چکی ہو ساتھ ہی ساتھ بزنس کو بھی سیٹل کر لیا ہے ، ہر طرح سے سٹیبل ہو اور جو بھی کہو تم 30 سال کی ہونے لگی تو شادی کر کے مکمل ہو جاؤ۔ جو بی کہو عورت مکمل مرد سے ہی ہوتی ہے ان کی بات نازق کو بے حد بری لگی تھی، اور وہ بے حد خوشک لہجے میں گویا ہوئ۔

"پہلی بات میں 27 سال کی ہوں اور میرا خیال ہے کہ ایک مکمل عورت وہ ہوتی ہے جو نہ صرف اپنا کام خود کرتی ہو بلکہ وہ ہر چیز کو مینج کرتی ہو۔ ایک مکمل عورت اپنے لیے سب سے پہلے مکمل ہوتی ہے پھر اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لیے۔ اس کے گھر میں اگر شیف چھٹی کر لے تب بھی وہ کھانا بنا سکے اگر میڈ کی بیٹی کی طبیعت خراب ہو تو وہ اپنے گھر کو صاف کر سکے اگر صبح مالی کو کوئی ضروری کام ایشا ہو، تو گارڈن کی دیکھ بھال کر سکے دنیا کے ہر کونے میں وہ اپنی حفاظت کر سکے ہر شعبے میں ابور حاصل ہو، غرض وہ جو کرے اس میں

فاتح ہو" لمحے بھر کو اسمہ احمد نے اپنے بولنے پر افسوس کیا فاطمہ اور ندرت اپنی اپنی پلیٹ پر جھک کر کھانا کھانے لگیں اس وقت کم از کم انھیں نازق کے منہ نہیں لگنا تھا۔

اس کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی اس کے بر عکس کچھ عورتیں ہوتی ہیں جو شادی کے بعد شوہر کے پیسے کو خرچ کرنا ہی اپنا حق سمجھتی ہیں اسے سنوارنا اور حتہ کہ مینج کرنا بھی ان کو نہیں آتا، سوائے خود کو سارا دن پالر اور سپاہ میں سوارنے کے یہ پارٹیز کلبز وغیرہ میں وقت ضائع کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتیں وہ خود اٹھ کر اپنے لیے ایک گلاس پانی کا بھی نہیں لے سکتیں۔ اپنی کرسی نہیں دھکیل سکتی اور خود کو انڈیپینڈنٹ کہتی ہیں، اگر آپ اپنے لیے کرسی نہیں دھکیل سکتیں، دروازہ نہیں کھول سکتیں خود اٹھ کر پانی نہیں پی سکتیں تو آپ انڈیپینڈنٹ نہیں ہیں اس لیے میرے حساب سے میں ایک مکمل عورت ہوں اور کچھ ہوتی ہیں گولڈ ڈیگرز یو نو۔ تینوں عورتوں نے سر اٹھا کر نازق کو دیکھا وہ انہیں انہی کا زہر واپس کر رہی تھی۔

مراد احمد نے نازق کو دیکھا وہ ان کی دو سالہ نازق نہیں تھی وہ تو کہیں بہت دور تھی اس کے سرد مہر ہونے میں انھی کا ہی ہاتھ تھا۔ نہ جانے کیوں ہمیں لگتا ہے کہ ہمارے رویہ ہماری

اولاد پر اثر نہیں کرتے ہمیں صرف اپنا دکھ نظر اتا ہے اور ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اولاد کے دکھ بہت بڑے ہوتے ہیں۔ نازق کے گھنگریالے بالوں کی ایک لٹ چہرے ہر جھول رہی تھی۔

ایڈم بور ہو رہا تھا اور اس کی بوریت کا علاج اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا بد صورت کہہ کر گزیل کو مخاطب کیا ادم خور میں تمہارا وہ حال کروں گی کہ نازق بھی تمہیں نہ پہچان سکے۔ گزیل کو پتہ تھا کہ ایڈم آب اس سے غوسبز کرے گا اور نازق نے اسے منا کیا تھا۔

"اچھا میری بات سنو یہ تائی امانے ہمیں کب سنبھالا تھا امی کے مرنے کے بعد"

قیامت والے دن شاید وہ منہ بنا کر بولی ایڈم اعتراف سے بے خبر پر تبصرہ کر رہا تھا۔ دیکھو تم ذرا انہیں مطلب نہ اپنی عمر دیکھیں، اس عمر میں انہیں جائے نماز سے اٹھنا نہیں چاہیے اور ان کو پالر سے فرصت ہی نہیں ہے۔ ادم خور تمہیں کیا ہے

بھائی تم خود سوچو کہ انسان کے پاؤں قبر میں ہوں تو یہ سب اچھا لگتا ہے گزیل کی حیرت سے انکھیں پھیلی توبہ کرو ادم خور گزیل اسے دیکھ کر رہ گئی۔

ہاں تو میں بھی تو وہی کہہ رہا ہوں نا توبہ کریں ویسے ادم خور تم میں بھی ایک پھو پھو بستی ہے پھو پھو سے یاد آیا یہ پھو پھو نے میک آپ کہاں سے کروایا ہے؟

گزیل کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر دیوار میں مار لے کیوں تمہیں بل دینا ہے؟

نہیں ان کو منع کرنا ہے کہ قیامت والے دن جھوٹے چہرے دکھانے والوں کا الگ سے حساب ہو گا۔

چاچی آواز گزیل کے عقب سے ائی تھی وہ دونوں اتنی آہستہ آواز میں بات کر رہے تھے کہ بامشکل وہ خود سن سکے مگر ازکی سن چکی تھی۔

"چاچی رہ گئی ہیں ان کے لیے بھی کچھ فرمادو" ازکی کے کہنے پر دونوں خاموش ہوئے میں نے منع کیا تھا۔ گزیل نے اپنی دلیل دی وہ تینوں خاموش ہوئے تو نازق اٹھ کر جانے لگی کرسی دھکیل کر پیچھے کی اور مراد احمد کے ساتھ سے گزر گئی زیان بھی اس کے پیچھے گیا اس کو جاتا ہوا سب نے دیکھا تھا۔

ویسے مرادماموں یہ نازق ڈاکٹر ہے تو بزنس کیوں کرتی ہے مراداحمد مسکرائے زیاد یہ اس کی مرضی ہے وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتی ہے اسے سونا بنادیتی ہے میں اس سے کچھ نہیں کہہ سکتا وہ جو کرنا چاہتی ہے وہ کرتی ہے اور بہترین کرتی ہے۔

"اتنا سب مینج کرنا مشکل نہیں ہوتا ہوگا پھر چیزیں خراب بھی ہوسکتی ہیں" زیاد نے انتہائی سادہ سوال کیا تھا جو اور بھی بہت لوگ کرنا چاہتے تھے مراد احمد نے بہت نرمی سے کہنا شروع کیا نہیں اس سے کچھ خراب نہیں ہوتا وہ خراب چیزیں صحیح کرتی ہے۔

"ویسے ازکی تم بزنس میں کیوں نہیں ہو" وہ اب ازکی سے مخاطب تھا، اور آب جب کہ گزیل بھی اس میں پارٹ لیتی ہے تو تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں بھی یہ کرنا چاہیے۔

نہیں، ازکی نے مسکرا کر کہا نازق پرفیکٹ ہے وہ ہر چیز کو بہت اچھی طرح سے ڈیل کرتی ہے کوئی اور یہاں تک کہ میں خود بھی اتنا اچھا نہیں کر سکتی ہماری کمپنی کو پہلے مراد بابا نے پھر نازق نے ڈیویلپ کیا ہے اسی لیے وہ آج اس مقام پر ہے۔

زیاد بھائی ایڈم کے بلانے پر وہ ایڈم کی طرف متوجہ ہوا "شام میں مجھے جمیل بھائی کی کال آئی تھی اس وقت میں ذرا مصروف تھا میں نے کال بیک نہیں کی بعد میں جب میں نے

انہیں کال کی تو انہوں نے جواب نہیں دیا"،اس کے لہجہ میں طنز تھا۔ اسے برا لگا تھا اسے ازکی سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی،اسے ازکی سے بات کرتے زیاد کے لہجے میں طنز محسوس ہوا تھا،جس کا جواب اس نے بھی طنز سے دیا تھا،سادہ لہجے میں کی گئی بات زیاد احمد کے کانوں کی لوہیں سرخ کر گئی۔ بہت کوشش کے بعد زیاد نے خود پر قابو پایا۔ ٹیبل پر موجود اس کی مٹھی بہت زور سے بھنچی ہوئی تھی،جس کی وجہ سے اس کی رگیں تنی ہوئی تھیں کنا کیوں سے ایڈم یہ سب دیکھ رہا تھا،ایک جوٹ ہیل کی اس کے پاؤں پر لگی،"اہ بدصورت"اس نے دل میں سوچا اور ایک عدد گھوری سے بھی ایڈم کو نوازا گیا تھا۔ آہستہ آہستہ ٹیبل سے مہمانوں کا رش کم ہونے لگا ایڈم اور گزیل بھی وہاں سے چلے گئے ازکان کب گیا یہ کسی کو نہیں پتہ تھا۔ فتحان زیان کو ڈھونڈنے گیا تھا۔

آج ان دونوں کی دوبارہ نائٹ شفٹ تھی زیان اور فتحان دونوں ڈاکٹر تھے دونوں نازق کے ساتھ ہوتے تھے،مگر نازق ان دونوں کی نسبت کم جایا کرتی تھی پورچ میں موجود اپنی گاڑی تک گئی اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے وہ کھڑی تھی۔ اسے شاید کسی کا انتظار تھا پورچ میں باقی گاڑیوں کے ساتھ فتحان کی بھی گاڑی تھی اس کی نظریں فتحان کی گاڑی پر تھیں،.بہت سے

خیال اس کے ذہن میں آئے وہ اور فتحان نہ دوست تھے اور نہ دشمن وہ دونوں زیان کے دوست تھے پھر پتہ نہیں کیوں نازق نے زیان سے فتحان کا کیا پوچھا تھا؟ ان کی کبھی ایک دوسرے سے بات بھی ہوئی تو زیان کی وجہ سے کیونکہ فتحان بچپن ہی سے جرمنی رہا تھا۔

اپنے بچپن کے چند ابتدائی سالوں کے علاوہ وہ ایک ماہ پہلے ہی واپس آیا تھا،

"میں نے کبھی بھی اس شخص سے کام کے لیے بھی بات نہیں کی پھر صبح زیان سے بات کرتے ہوئے مجھے اس کا خیال کیوں آیا" وہ اس کی گاڑی کو دیکھتے اپنے خیالوں میں گم تھی۔

"فتحان بھائی آپ ہاسپٹل جا رہے ہیں" گارڈ کی آواز پر وہ حال میں واپس ائی۔

ہاں کیوں، ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

"میری ایک سرجری ہے میں دیر سے واپس آؤں گا" وہ دونوں دور کھڑے بات کر رہے تھے وہ گارڈ کو ہدایت دیتا شرٹ کی استینوں کو کہنیوں تک فولڈ کرتا وہاں سے گاڑی کی طرف بڑھا، پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑی تین لڑکیاں سرگوشی میں کچھ کہہ رہی تھیں، ایک کے منہ سے بے اختیار "واؤ" نکلا تھا، جو شاید فتحان سن چکا تھا مگر بے تاثر رہا۔

Clubb of Quality Content

وہ اپنی گاڑی نکالتا پورچ سے باہر نکل گیا۔ نازق اپنی جگہ کھڑی رہ گئی وہ ابھی بھی کسی کے انتظار میں تھی کچھ دیر کے بعد اسے وہ آتے ہوئے دکھائی دیے جس کے وہ انتظار میں تھی۔

قاسم احمد، مراد احمد کے ہمراہ چلتے ہوئے آرہے تھے ایڈم بھی ان کے ساتھ تھا وہ کچھ کہہ رہا تھا جس پر وہ دونوں ہنس رہے تھے ،وہ اس کا کندھا تھپتھپا رہے تھے۔

وہ ایک واحد شخص تھے جو اس گھر میں اس کے تھے ،باقی سب مطلب کے تھے۔ گزیل بھی پیچھے کسی کو فون پر کچھ کہتی دکھائی دے رہی تھی۔ بے اختیار ازکی کے نہ ہونے کا احساس ہوا وہ جانتی تھی کہ ازکی کہاں ہوگی۔ وہ تینوں گاڑی کے قریب ائے تو قاسم احمد نازق سے گلے ملے۔

"نازق کیا مجھ سے ملے بغیر جانے کا ارادہ تھا" ان کے سوال میں گلا تھا۔

"آپ سے ملنا تھا اسی لیے یہاں تھی ورنہ یہاں کے مقینوں کو جتنی میں ناپسند ہو وہ مجھے اس سے زیادہ ناپسند ہیں" اس نے بھی رکھکھائی سے جواب دیا۔

قاسم احمد نے بیچارگی سے اسے دیکھا۔

"نازق اگر اپنوں سے لڑتی رہوگی تو تنہا رہ جاؤگی" ان کے انداز میں فکرمندی تھی۔

"تایا ابا مجھے ان اپنوں کا ساتھ نہیں چاہیے جو میرے ساتھ کسی مقصد کی وجہ سے ہیں اور نہ ہی میں تنہا رہ جانے سے ڈرتی ہوں، آپ بھی سب اس لیے کہتے ہیں کیونکہ آپ کو گلٹ ہے، جب کہ آپ کی غلطی نہیں جس کی تھی وہ تو اس احساس سے محروم ہے" کہہ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

ان سب کو پتہ تھا کہ یہ بدتمیزی نہیں تھی دکھ تھا جس نے اس کا لہجہ خشک کر دیا تھا۔ مراد احمد نے قاسم احمد کو دیکھا۔

"مراد تم نے عیلف کے بعد اپنی اولاد کو بھولا دیا ہے" ان کی بات پر مراد احمد کی آنکھیں چمکی تھی یا شاید وہ پانی تھا۔

"بس یہی غلطی ہوئی ہے مجھ سے میں نے انہیں اس وقت چھوڑا جب انہیں میری سب سے زیادہ ضرورت تھی مجھے صرف اپنا دکھ نظر آیا جبکہ ان کی ماں گئی تھی نازق تھی جس نے ہر چیز کو سنبھالا گھر، بھائی، بہن، میں بھول گیا تھا کہ اس کا دکھ بھی اتنا ہی ہے جتنا میرا، مگر اس کی عمر اور کندھے اس دکھ کو اٹھانے کے لیے کم تھے۔ بزنس اور پڑھائی ان دونوں کو بھی اس نے ان سب چیزوں کے ساتھ مینج کیا آپ تنہائی کی بات کرتے ہیں میں یہ سوچتا ہوں

کہ وہ ہر کسی کے لیے تھی مگر اس کے لیے کوئی نہیں تھا وہ تو شروع ہی سے تنہا تھی" عمر کے تیسرے حصے پر کھڑا وہ مرد جس کو ٹاپ بزنس ٹرائکونس نہ ہرا سکے، اس کی انکھیں بیٹی کی وجہ سے بھرائی تھیں۔

اولاد کی بے رخی کی وجہ ماں باپ کا وہ رویہ ہوتا ہے جو ان کی پرسنلٹی کو ایسا کر دیتا ہے۔ جس کو بعد میں سب بے رخی کہتے ہیں۔ مراد عقب سے نکل کر گاڑی میں نازق کے برابر سیٹ پر آبیٹھے ایڈم اور گزیل خاموشی سے کچھ کہے بغیر اس سارے منظر کو دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر جو کہ ان کے لیے مخصوص کی گئی تھی یا انہوں نے خود کر لی تھیں آبیٹھے۔ وہ اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تھے انہوں نے خاموش رہنا ہی سیکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

ازکی کہاں تھی یہ کسی کو نہیں پتہ تھا قاسم احمد وہاں سے چلے گئے، چند سانیہ کے بعد وہ آتی دکھائی دی، اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی جو کہ کسی نے بھی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ یہ مسکراہٹ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد تک قائم تھی ایڈم گزیل کو اور گزیل ایڈم کو دیکھ رہے تھے، جیسے پوچھ رہے ہوں کہ تمہیں پتہ ہے۔ لیکن اس مسکراہٹ کی وجہ صرف ازکی کو پتا تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی نازق نے بیگ ویئو مرار بھی مر ر ازکی کو دیکھا، نازق

کی انکھیں ازکی کی مسکراہٹ پر جمی تھیں۔ وہ مسکراہٹ اصلی تھی، اپنے بہن بھائیوں کے لیے اس کو یہ کرنا تھا لیکن پہلے ازکی کو اس سے بات کرنی ہو گی گاڑی آب احمد دراز سے باہر جا رہی تھی۔

سفید روشنیوں والا محل پیچھے رہ گیا تھا، اپنے تمام تر روب کے ساتھ، اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ ۔

اپنے کمرے کی کھڑکی سے نظر اتے سیومنگ پول کو دیکھتا ازکان کچھ سوچ رہا تھا، جب فاطمہ اندر آئی ازکان نہیں مرا وہ وہیں دیکھتا رہا۔

" ممی اپ کو پتہ ہے میں نے اس ڈیل کو لینے کے لیے کتنا کچھ کیا تھا میں نے یہ ڈیل بابا کی کپمنی کے لیے کرنی تھی لیکن اب مجھے اس پروجیکٹ کو نازق کے ساتھ کرنا ہو گا چاچو کی کپمنی کے لیے" وہ اپنی دھن میں کہہ رہا تھا۔ اس کی نظریں سوئمنگ پول میں موجود پانی پر تھیں ،جس کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ فاطمہ قدم قدم چلتی ازکان کے ساتھ اکھڑی ہوئی، وہ بھی پانی کو دیکھنے لگی چاند کی روشنی پانی کی سطح پر پڑتی اسے چمکا رہی تھی۔

"جانتے ہو از کان نازق کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے "از کان نے ماں کو اچھنبے سے دیکھا۔ وہ کہتی ہے کہ جو بھی ہوتا ہے وہ ہمارے لیے اچھا ہوتا ہے پھر چاہے وہ کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو، ہر کام میں اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔بات کرتے کرتے فاطمہ نے از کان کو دیکھا جو حیرت اور پریشانی سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ ممی آپ کہہ رہی ہیں کہ ڈیل نہ ملنا ایک اچھی بات ہے۔ انہوں نے سر کو اثبات میں ہلایا بالکل میں یہی کہہ رہی ہوں۔ وہ بہت پر سکون تھیں تمہیں بس انتظار کرنا ہے،اور تمہیں موقع خود ملے گا۔

از کان نے انھیں حیرت اور نا سمجھی سے دیکھا،وہ کہہ کر کمرے سے چلی گئیں۔

گھر آکر نازق ہاسپٹل جانے کے لیے تیار ہونے لگی کوفی کی شدید طلب ہو رہی تھی، مگر اس وقت ہاسپٹل جانا ضروری تھا۔ وہ رات کو عادتاً سب کے کمروں میں جایا کرتی تھی، کہ کہیں کسی کو کوئی چیز تو نہیں چاہیے۔

مراد احمد اپنی دوالے کر سو گئے تھے گزیل اور از کی بھی تھکاوٹ کی وجہ سے سو چکی تھیں اور ایٹم،ایڈم کہاں تھا۔نازق تینوں کے کمروں کو دیکھ کر ایڈم کے کمرے میں ائی، مگر ایڈم اپنے بیڈروم میں نہیں تھا۔ ایڈم کو وہاں نہ پا کر وہ حیران ہوئی پھر ایڈم کے کمرے سے

Clubb of Quality Content

ملحق ٹیرس پر گئی جہاں ایڈم کسی سوچ میں گم تھا۔وہ کنکاری،اس کی آواز پر ایڈم حال میں آیا۔

"تم سوئے نہیں"اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

"سو رہا ہوں بس انکھیں کھلی ہیں"اور میرے ہاتھ میں بھی خارش ہو رہی ہے،میں معافی مانگتا ہوں ایڈم نے ہاتھ اٹھا لیے۔

"کیوں نہیں سوئے تم ابھی تک"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جو میں نے آج کیا وہ ٹھیک تھا؟

اور تم کس کی بات کر رہے ہو؟نازق نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"زیادہ بھائی کی اس وقت جب وہ ازکی سے بات کر رہے تھے تب میں نے انہیں جمیل بھائی کا کہا،مجھے برا لگا تھا،اور میں چاہتا تھا انہیں بھی اتنا ہی برا لگے اس لیے میں نے انہیں جمیل بھائی کا کہا لیکن مجھے احساس ہے کہ میں نے غلط کیا ہے"ایڈم ماصومیت سے کہہ رہا تھا۔

نازق ہلکا سا مسکرائی جو بات بڑے سے بڑا انسان نہیں سمجھتا وہ 16 سالہ لڑکا اتنی جلدی سمجھ گیا۔

"اور احساس ہونے پر کیا کرتے ہیں"

ایڈم نے سے اٹھا کر جواب دیا "معافی مانگتے ہیں" تو اب تم ایڈم کل زیاد سے اوفس جا کر معافی مانگو گے، کوئی اگر برا ہے تو کیا یہ اچھی بات ہے کہ ہم اس کا نام لے کر اس سے جڑے لوگوں کو طنز کریں، اور اگر وہ ہمارے سے جڑے لوگوں کو طنز کریں تو پھر۔

ایڈم اگر زیاد از کی کے بارے میں کوئی بات کر رہا تھا تو وہ طنز نہیں تھی۔ ایڈم پہلے چونکا اور پھر دلچسپی سے اسے دیکھا نازق نے شانے اچکا کر جانے لگی۔

کسی خیال کے تحت اس نے ایڈم کو دیکھا "مونا کا دھیان رکھنا"

وہ جو مسکرا رہا تھا بد مزہ ہوا "اس کو اس ٹیرس سے نیچے پھینکوں گا"

"اور میں تمہیں جائیداد سے باہر کرواؤں گی" ایڈم نے افسوس سے اسے دیکھا ایک بلی کے پیچھے مجھ سے ایسا سلوک کریں گی؟

ہاں بالکل اور وہ دونوں ہنس دیے اچھا ایڈم میں ہاسپٹل جا رہی ہوں۔ اس وقت، ایڈم پریشان ہوا تھا ہاں دو گھنٹے تک اوٴں گی ٹھیک ہے زیاد سے معافی ضرور مانگنا۔ ایڈم نے سر اثبات میں ہلایا۔

نازق کمرے سے باہر آگئی باہر آکر نازق کے تاثرات سنجیدہ ہوئے۔ایڈم طنز نہیں کرتا تھا پھر آج یہ سب جو بھی ہو رہا تھا،اسے ایڈم کی پرسنلٹی نیگٹو ہو رہی تھی ایڈم سمجھدار تھا اور اسے کس طرح سمجھانا تھا یہ نازق کو پتہ تھا۔اس نے چہرہ اسمان کی طرف کر لیا

"یا اللہ ایڈم کو منفی نہ ہونے دے وہ میرے لیے میرے بیٹوں کی طرح ہے اس کو ان لوگوں کی طرح نہ ہونے دے اسے ویسا مرد بنا جیسا میں چاہتی ہوں،جیسا تجھے پسند ہے ، میرے اللہ ہم سب بے بس ہیں تیرے اگے"اس کی دعا میں بہت بے بسی تھی وہ مضبوط عورت جو لوگوں کو بے بس کر دیتی تھی اللہ تعالی کے اگے کتنی بے بس تھی۔

نازق کے افس میں داخل ہوتے ہی زیان نازق کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا،اجازت مانگنے کی تکلف اس نے نہیں کیا تھی،اور نہ ہی کرتا تھا۔نازق نے فائل سے چشمہ لگائی نگاہیں اٹھا کر زیان کو دیکھا،"ویسے میں ایک بات سوچ رہی تھی"وہ کیا،زیان جس نے ابھی سکھ کا سانس بھی نہیں لیا تھا کرسی پر اگے ہو کر بیٹھا۔"یہی کہ انتہائی بد تمیز انسانوں میں تمہارا نمبر کون سا ہو گا"

زیان نے برا منہ بنا کر نازق کو دیکھا" ،ویری فنی "وہ بھی جواباً طنز سے بولی۔ دروازہ نوک کر کے آیا کرو زیان،نازق انتہائی سنجیدہ تھی۔ زیان نے ہاتھ اٹھا لیے ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ نازق کچھ کہنے لگی جب دروازہ پر دستک ہوئی۔

"فتحان ہو گا" زیان نے بتایا۔ وہ تھک چکا تھا اس نے اندر انے کی اجازت دی، تو دروازہ کھول کر فتحان اندر داخل ہوا۔ "مجھے بلایا تھا" ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے، دوسرے ہاتھ سے فون پر کچھ دیکھتا مصروف انداز سے کہا۔ نازق نے پہلے زیان کو دیکھا پھر فتحان کو ساتھ ہی اسے بیٹھنے کا کہا۔ پھر نازق نے چہرا فائل پر جھکا دیا اور مصروف انداز میں زیان سے سرجری کا پوچھا۔

"ٹھیک ہو گئی ہے ویسے تم کیوں ائی ہو اج تو تمہارا آوف تھا"

ادریس نے بتایا تھا کہ تم اخری مرتبہ سرجری کے بعد بہت تھک گئے تھے اور اسے انا پڑا تھا، اس بار اسے کسی سے ملنے جانا تھا اس لیے اس نے مجھ سے پوچھا کہ "کیا میں جا سکتی ہوں" تو میں اگئی۔

زیان نے مشکوک نظروں سے نازق کو دیکھا، مر جائے مگر کسی کا کام نہ کرے یہ عورت۔ اس کے بدلے تم نے اس سے کیا کام کروایا ہے۔ نازق نے فائل بند کر دی یہ بات میں تمہیں کیوں بتاؤں ساتھ ہی شانے اچکائے وہ ہنہہ کر کے رہ گیا۔

ویسے نازق ہم فتحان کو بور کر رہے ہیں، تمہیں پتہ ہے نازق اگر اج فتحان سرجری میں نہ ہوتا تو سرجری میں نہ کرپاتا۔ اصل میں سرجری فتحان نے ہی کی ہے میں تو فرسٹ سرجیکل اسسٹنٹ تھا کیس سیریس تھا لیکن پیشنٹ سرجری کے بعد ٹھیک ہے، تم بتاؤ تم نے وہ ڈیل کیسے لی جبکہ ازکان نے اس کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا۔ نازق نے بے اختیار زیان کو دیکھا اسے اس پر پاگل کا گمان ہوا تھا۔ وہ بات کو کس رخ پر لے گیا تھا، فتحان جو خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھا تھا تزب بزب کا شکار ہوا۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں نازق خود کو سنبھال چکی تھی، گزیل نے مجھے ایک بہترین پلان بتایا جس پر میں نے کام کیا اور چاہے ازکان سے کم کام کیا، مگر میری سٹیٹیجی زیادہ اچھی تھی اسی لیے یہ پروجیکٹ ہمیں ملا۔

اس نے کہنے کے ساتھ سر فائل پر جھکا دیا۔

دونوں خاموش ہوگئے فتحان پہلے ہی خاموش تھا کچھ لمحے گزرے تو نازق نے کہا" مجھے دو تین مریضوں کو دیکھنا ہے "اپنی کرسی دیکھل کر وہ اٹھی اور باہر چلی گئی۔

وہ دونوں اسے جاتا دیکھتے رہے۔ نازق کے افس سے نکلنے کے بعد فتحان نے زیان کو زور سے بوٹ مارا، کوئی انسانیت ہے تم میں زیان چیخا تھا۔

" تم میں کوئی تہذیب ہے "وہ بھی جواباً چیخا تھا۔

"کیا کر دیا ہے میں نے "زیان نے نا سمجھی سے فتحان کی طرف دیکھا۔

"اگر تم میں ذرا سی بھی عقل ہوتی تو تم وہ سب نہ کہتے"" کیا کہا ہے میں نے تمہیں"

وہ پروجیکٹ والی بات، اس کے سامنے نہیں کرنی چاہیے تھی گدھے، میرے سامنے میرے ہی بھائی کی برائی کیوں کرے گی وہ۔

میرے سامنے بھی تمہارے بھائی کی برائی نہیں کرتی وہ فتحان، ہاں وہ تھوڑا کنفیوز ہو سکتی ہے مگر فتحان وہ صرف تمہارے یا تایا کے سامنے ہوگی کیونکہ تایا اور اس میں بہت پیار ہے اور تم دونوں میں دوستی ہے، اس لیے وہ تم دونوں کے سامنے کنفیوز ہو سکتی ہے لیکن برائی وہ از کان کی میرے سامنے بھی نہیں کرتی۔ تم دونوں کے سامنے احتیاط کرتی ہے بس۔

زیان بات ختم کر چکا تھا، مگر فتحان کسی سوچ میں گم تھا۔ زیان نے فتحان کو بلایا مگر وہ کہیں کھوسا گیا تھا۔ فتحان اسے وہاں چور کر راہداری میں اگے بڑھا۔ اس نے اپنے فون پر کچھ لکھ کر فون جیب میں ڈالا۔

تقریبا 20 منٹ کے بعد وہ ایک کیفے میں تھا، جب دور سے اسے وہ آتی دکھائی دی وہی پارٹی والا حلیہ بس بال پونی میں مقیت تھے اور ایک لٹ چہرے پر جھول رہی تھی۔ انکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔ چھوٹا کیفے رات کے اس وقت تقریبا خالی تھا اس لیے اسے فوراہی وہ دکھائی دے گیا۔ وہ قدم قدم چلتی میز کے پاس ائی کرسی کھینچی اور بیٹھی، بیگ کو میز پر رکھا اور سلام کہا۔

"وعلیکم السلام"

خیریت نازق نے سوال کیا۔

"کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ گزیل نے کیا پلان بتایا تھا" فتحان کے سوال پر وہ چونکی تھی یہ ان کے درمیان پہلی گفتگو تھی، وہ بھی اتنی ذاتی نوعیت کی۔

Clubb of Quality Content

"اور کیا میں یہ جان سکتی ہوں کہ میں یہ کیوں بتاؤں گی "وہ ہلکا سا مسکرایا، کرسی پر ذرا آگے کو ہو کر بیٹھا،

میں یہ نہیں جانتا کہ از کان اور تم کیا کر رہے ہو یا تم دونوں آپس میں کیسا سلوک رکھتے ہو لیکن نہ میں اور نہ بابا کوئی بری انٹینشن رکھتے ہیں۔

" مجھے گھر جانا ہے اسی لیے بات جتنی ہو سکے اتنی مختصر کرو تمہید کے بغیر "وہ بیزار لگ رہی تھی۔

"بابا تم سے بہت پیار کرتے ہیں شاید اسی لیے تم بابا سے از کان کی بات نہیں کرتی مگر مجھ سے از کان کے متعلق بات نہ کرنے یہ وجہ کیا ہے کیونکہ دوست تو ہم نہیں ہیں"

نازق نے فتحان کی بات تحمل سے سنی، اور کہا"ہاں ہم دوست نہیں ہیں لیکن ہم دشمن بھی نہیں ہیں"، رہی از کان کی بات نہ کرنا تو میں اتنی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتی۔ یا تو میرے دوست ہیں یا میرے دشمن، لیکن تم نہ دوست ہو نہ دشمن۔

تمہیں نہ پسند کرنے والے تمہارے دشمن ہیں کیا؟ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی فتحان بولا۔

"مجھے ہر وقت ہارا ہوا دیکھنے کی خواہش کرنے والے میرے دشمن ہیں" تم ان دونوں میں سے نہیں ہو۔ اسی لیے میں یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہوں کہ تمہارے ساتھ کیسے پیش آؤ۔ میں از کان تو کیا کسی کی بھی برائی اس کی غیر موجودگی میں نہیں کرتی، اور نا ہی ان کے رشتہ داروں کے سامنے کنفیوز ہوتی ہوں۔

ویٹر کافی لے کر ایا اور میز پر رکھ دی پھر وہاں سے چلا گیا۔

نازق کپ میں سے بھانپ اڑاتی کافی کو دیکھ رہی تھی، اسے اس وقت اس کی بہت طلب ہو رہی تھی۔ فتحان نے اس کے انے سے پہلے ہی کافی منگوائی تھی۔

وہ جانے لگی تو ایک خیال سے مڑی، کریڈٹ کارڈ نکالا اور کاؤنٹر تک گئی۔ فتحان اپنی جگہ پر بیٹھا رہا وہ جانتا تھا کہ نازق بل دینے گئی ہے مگر یہ اکیسویں صدی ہے عورتوں کو اپنا بل خود دینا چاہیے۔ آج کے دور میں اگر کسی عورت کا بل دے تو وہ خوش نہیں ہوتی پہلے زمانے کی عورتوں کی طرح، آج کے دور میں عورتیں اس بات کو اپنی توہین سمجھتی ہیں اور فتحان احمد عورتوں کی توہین کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

نازق کو واپس آتا دیکھ وہ پیچھے بھاگا نازق

Clubb of Quality Content

" فتحان میں بزی ہوں" وہ اپنی سیٹ چل رہی تھی۔ اور وہ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔

" کیا ہم دوست بن سکتے ہیں" نازق اپنی جگہ رکی اور مڑی، فتحان دو قدم دور تھا۔ نازق اپنی جگہ پر کھڑی رہی" میری بات سنو اگر کبھی کوئی تمہارے ناخنوں کو جڑ سے کھینچ دے یا تمہیں کرنٹ لگائے یا تمہارے جسم کے کسی حصے کو جلائے تو کیا تم تب بھی میرے وفادار رہو گے میرے لیے وفاداری ہی دوستی ہے" اور میرے دوست صرف ادریس اور زیان ہیں، نہ صرف وہ بلکہ میں بھی ان کی وفادار دوست ہوں۔ کیا تم میرے راز کی حفاظت کر سکتے ہو؟

چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے پھر وہ جانے کے لیے مڑی

"اور اگر میں کہوں کہ میں اس راز کی حفاظت کر رہا ہوں ایک لمبے عرصے سے"

نازق کی انکھیں حیرت سے پھیلیں، وہ پھر مڑی

"کتنے لمبے عرصے سے"

یہ آج تک کی ہماری سب سے لمبی بات تھی 20 منٹ۔ "میرے سوال کا جواب دو" نازق نے فتحان سے کہا" تم بزی تھی" وہ اسے زچ کر رہا تھا۔

فتحان نازق نے ضبط سے کہا۔

کافی میز پر ہی ہے۔

نازق نے سوالیہ ابرو اٹھائے،دیکھو بات لمبی ہے میں بھی بہت تھک چکا ہوں،اور میری گردن درد ہوتی ہے اتنی دیر تک نیچے دیکھتے رہنے سے۔

"تم مجھ پر طنز کر رہے ہو"نازق نے انکھیں سکیرے پوچھا۔

ہاں کر رہا ہوں،نہ صرف تمہارے قد پر طنز کر رہا ہوں بلکہ اپنے قد کا فلیکس بھی کر رہا ہوں۔

وہ سر جھکائے مسکورائی،"تمہیں پتہ ہے فتحان تم پہلی بار دلچسپ لگے ہو"فتحان نے سر اثبات میں ہلایا۔

"آج پہلی بار ہم دونوں وہموں سے نکل کر بات کر رہے ہیں"

"کس طرح کے وہم"

"ہم ایک دوسرے سے اکثر کسی نہ کسی وہم کے تحت بات نہیں کرتے"فتحان نے عام سے لہجے میں کہنا شروع کیا یہ سوچ کر کے کیا ہو گا وغیرہ۔

"ویسے میرا خیال ہے کہ میری حلال کی کمائی تھی جس سے کافی لی ہے" کہہ کر نازق کافی تک گئی۔ فتحان مسکرا کر اس کے پیچھے گیا۔

"تم زیان سے بھی اتنی خوش اخلاقی سے بات کرتی ہو" وہ اب نازق کو تنگ کر رہا تھا۔ جو جیسے بات کرتا ہے ویسا ہی جواب پتہ ہے، لیکن زیان میری لیے بہت اہم ہے وہ میرا سب سے اچھا دوست ہے وہ کرسی پر آ بیٹھی،

"فتحان تمہیں یہ سب کیسے پتہ ہے "اس نے بات کا اغاز کیا۔

آوفس کے کیبن میں بیٹھا زیاد کسی فائل کے مطالعے میں گم تھا، جب سیکرٹری نے ایڈم کے انے کی اطلاع دی۔ہاں بھیج دو، پانچ منٹ گزرے تھے جب ایڈم اجازت لے کر اندر داخل ہوا۔

اؤ ایڈم بیٹھو، ساتھ ہی کریڈل اٹھایا۔ایڈم سنجیدگی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا لو گے"

"کچھ نہیں بھائی بس اپ سے بات کرنی تھی بات نہیں اصل میں معافی مانگنے ایا ہوں"

"معافی کیوں"

میں نے کل اپ پر طنز کیا تھا، میں نے غلط کیا تھا مجھے معاف کر دیں۔

زیاد مسکرایا،"اپ اگر غصہ بھی کریں تو اپ کا غصہ کرنا بنتا ہے میں برا نہیں مانوں گا"

"میں نے بھی نہیں مانا" جانتا ہوں کہ تمہیں لگا ہو گا کہ میں بھی باقی سب کی طرح تمہاری بہن پر طنز کر رہا ہوں کیونکہ میں نے تمہاری جگہ آ کر سوچا تھا، لیکن ایڈم میں ازکی پر طنز نہیں کر رہا تھا۔

"اگر اپ کر بھی رہے ہوتے تو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا اخر وہ اپ کی بہن ہے" اخر میں وہ زیاد کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا جسے دیکھ کر اسے بہت مزہ ایا تھا۔

"طنز ایک طرف لیکن بہن وہ صرف تمہاری ہے ازکی میری کزن لگتی ہے" ایڈم نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو رکھا، پھر بات بدل دی۔

"زیاد بھائی کچھ پتہ ہے کہ مالک بھائی کب واپس آ رہے ہیں"

یہ بات تو زیان یا ادریس کو پتہ ہو گی اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔ہاں یہ بھی ہے چند منٹ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ جانے لگا اور پھر اوفس سے باہر انے کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بعد اس نے فون پر کال ملائی، اب جب تک وہ یہ بات گزیل کو نہیں بتا دیتا اسے سکون نہیں ملے گا۔

فون کان سے لگایا وہ دوسری طرف سے جواب کا منتظر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا، فون کچھ دیر بعد اٹھالیا گیا تھا، فون ملتے ہی وہ چھک کر بولا،

"یار بد صورت نہ پوچھو کیا ہوا ہے"

" ٹھیک ہے نہیں پوچھتی" اور ساتھ ہی فون کھٹاک سے بند ہوا۔ بات تو عموماً وہ ایسے ہی کرتی تھی، مگر کچھ تھا اس کے لہجے میں جو ایڈم کو کھٹکا تھا۔

فون بند کر کے گزیل نے فون کو بیڈ پر پھینکا۔ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو نوچا سنگا ہر میز تک ائی اور ایک جھٹکے سے میز پر پڑی ہر چیز کو زمین پر گرادیا اسی وقت ازکی کمرے میں داخل ہوئی۔ گزیل کو دیکھ کر ازکی کا دماغ بھاگ سے اڑ گیا۔

گزیل کیا ہوا، کیا ہوا ہے وہ بار بار یہ دہرا رہی تھی ازکی بھی بد حواسی سے گزیل کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی کچھ تو بولو گزیل میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔ گزیل کچھ بولو کیا ہوا ہے نازق، نازق وہ نازق کو اواز دے رہی تھی۔

گزیل لمبے لمبے سانس لینے لگی اسے شاید سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ گزیل روتے روتے بے ہوش ہو گئی۔ نازق ایک جھٹکے سے کمرے میں داخل ہوئی اندر اتے ہی اس کی نظریں گزیل پر پڑی جو زمین پر بے ہوش پڑی تھی،

"ازکی میں دیکھتی ہوں" کہنے کے ساتھ وہ گزیل کے قریب بیٹھی اس کی نبس دیکھنے لگی گزیل برف کی طرح ٹھنڈی پڑ رہی تھی نازق نے ایک ہاتھ سے گزیل کی کلائی پکڑی اور پریشانی و فکرمندی سے گزیل کو دیکھا۔

"ازکی جاؤ میرے کمرے سے بیگ لے کر اؤ" ازکی نازق کے کمرے کی طرف بھاگی ،وہ خوفزدہ سی لگ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد گزیل بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جب کہ ازکی بیڈ پر اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ نازق ایک ہاتھ سے گزیل کے بالوں کو سہلا رہی تھی جیسے کسی بچے کو سلانے کے لیے کرتے ہیں۔

گزیل نے انکھیں چپکائی ایک بار،دوبار پھر پوری انکھیں کھولیں،کچھ وقت لگا تھا اسے سمجھنے میں کہ وہ کہاں تھی۔

" گزیل تم ٹھیک ہو" ازکی سب سے پہلے پریشانی سے بولی۔

گزیل نے ازکی کو دیکھا، پھر نازق کو۔

" گزیل کیا ہوا ہے کچھ بولو"

"جمیل بھائی انہوں نے مجھے تھپڑ مارا ہے "ازکی کی انکھیں حیرت سے پھٹی جبکہ نازق کو غصہ ایا۔ وہ یونیورسٹی میں کسی لڑکی کو تنگ کر رہے تھے، جب میں نے انہیں روکا تو انہوں نے مجھے تھپڑ مارا جواباً میں نے بھی انہیں تھپڑ مارا۔

مجھے اس کا میسج کل رات سے آرہا تھا، لیکن اب مجھے ڈر لگ رہا ہے، سب مجھے غلط سمجھیں گیں۔

وہ جو ابھی تک خاموشی سے سن رہی تھی نرمی سے اس کا ہاتھ تھپتھپایا

" تو کیا تم ان کے غلط کہنے سے غلط ہو جاؤ گی "وہ بہت نرمی سے بہت اہستہ سے اس سے پوچھ رہی تھی۔ گزیل نے سر نفی میں ہلایا۔

"میری بہن اگر غلط ہوتی تو معافی مانگتی تم نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک کیا تھا اور ڈرنے کی کیا بات ہے "نازق نے انتہائی نرمی سے کہا ان کو میں دیکھ لوں گی وہ بہت نرمی سے بہت اہستہ سے کہہ رہی تھی۔ نازق نے انکھوں کے اشارے سے ازکی کو وہاں رکنے کا کہا۔

" تمہیں تو میں دیکھ لوں گی جمیل"

"اگر پھو پھو نے بابا سے کچھ کہا تو میں ان کی نظر میں بری نہیں بننا چاہتی" گزیل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے گزیل" نازق نے ایک شفیق مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اگر ایڈم اسے اپنے بیٹے کی طرح لگتا تھا تو گزیل اس کی بیٹی تھی میں کسی کو بھجواتی ہوں یہ سب صاف کرنے کے لیے اشارہ زمین پر پڑی ان کرچیوں کی طرف تھا۔ وہ باہر اگئی فون پر ایک نمبر ملایا۔ دوسری طرف بل جا رہی تھی،دوسری بل پر فون اٹھالیا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842